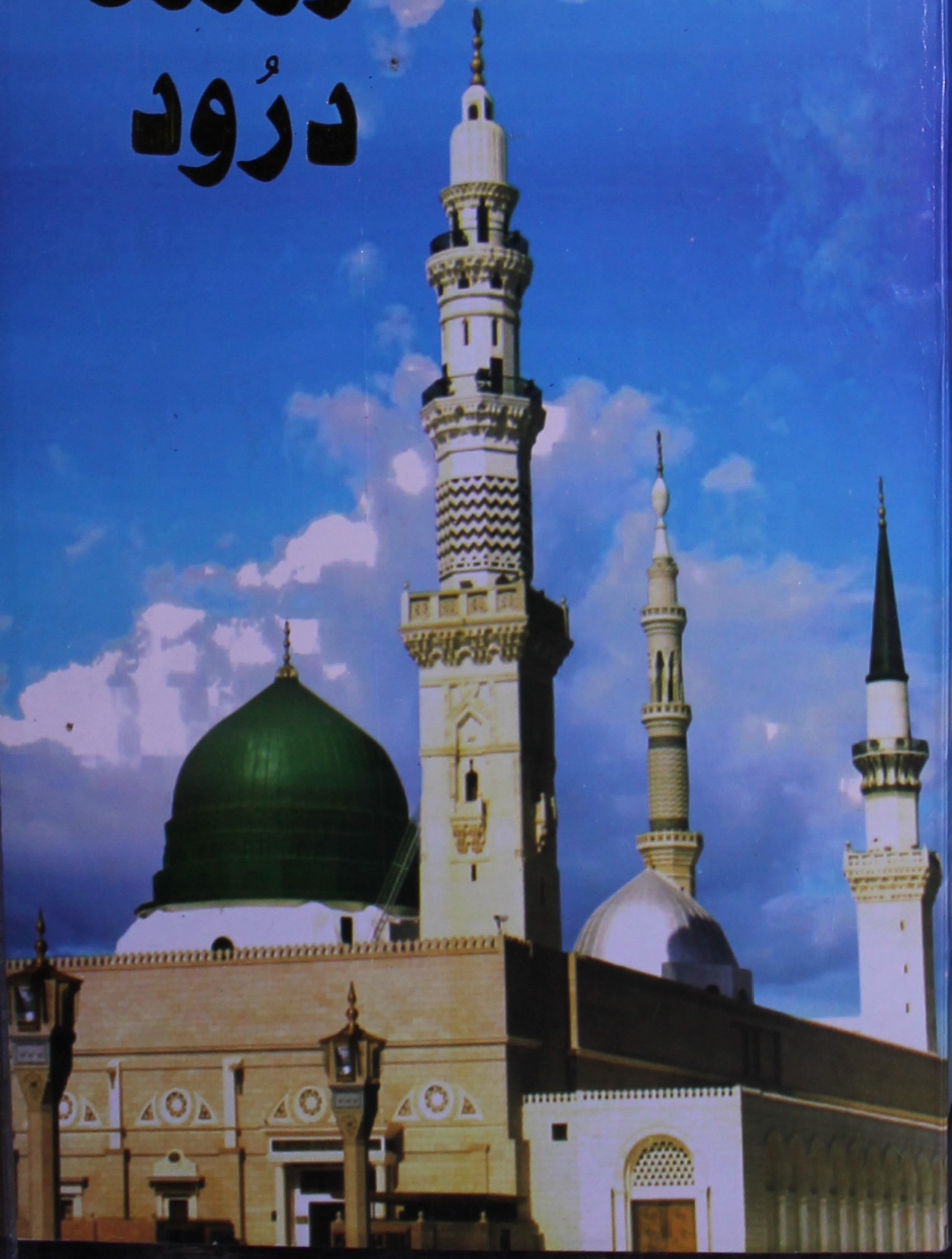


ڪرورون دُرُود



اُن کے مولا کے اُن پر

کرو روں
دُرُود

رضا کی لائمی

سلسلہ کتب 219

نام کتاب:	کروروں درود
ترتیب:	حافظ محمد طاہر رضا
صفحات:	240
زبان:	پنجم
شاعت:	2004ء
مکتبہ:	رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور
موضوع:	دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی
مطبع:	احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور فون 7357159

نوٹ

بیرون جات کے حضرات ۰۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر
طلب فرمائیں

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون: 7650440

لاہور نمبر ۳۹

137 درود شریف کے فوائد (بروز محشر)

144

ازان کے ساتھ درود سلام

147

زمین و زمان تمہارے لئے

152

بنے دو جہاں تمہارے لئے

157

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں

161

النبي الامي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

172

اسماء النبي الکریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

195

درود پاک اور فضائل درود

220

درود تاج

225

صلوة النسب الشريف

230

قصیدہ محمدیہ

239

سلام رضا

نشان منزل

(محمد منشا تائبش قصوری)

”گوروں درود“ نامی کتاب آپ کے آئینہ نظر ہے، جمالیات کا پہلو نمایاں ہے آخر یہ کسی ہستی مقدس کے حضور نذر محبت و عقیدت ہے، ہاں وہی ذات اعلیٰ جسے کائنات کی تخلیق کا باعث ٹھہرایا اور خالق کل نے فرمایا ”کنت کنزا“ مخفیا“ فاحسبت ان اعرف فخلقتم محمدنا“ ○ میں مخفی خزینہ تھا مجھے محبت ہوئی کہ میرا تعارف ہو پس میں نے محمد ﷺ کو تخلیق فرمایا۔

سب ہر سبب مستہائے طلب

علت جملہ علت چ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

کنت کنزا“ مخفیا“ کا راز تائبش کھل گیا

جب جہاں میں سرور دنیا و دیں پیدا ہوئے

(تائبش قصوری)

آپ پر صلوة و سلام، فمائے خداوندی ہے، فرشتوں کا وظیفہ

ہے اور ایمانداروں کو ارشاد ہو رہا ہے۔

يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ○

کتر، خوش نسیبی ہے ایمانداروں کو اپنی پوری مخلوق میں اپنے

محبوب پر صلوٰۃ و سلام کے لئے منتخب فرمایا تو ایمانداروں کو، مومنین کو تو وجد کے عالم میں پورے انہماک اور محبت و عقیدت سے ہر لمحہ، ہر وقت، ہر گھڑی ہر ساعت پکاتے رہنا چاہئے۔

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله
و علي آلك واصحابك يا حبيب الله

”کرداروں درود“ کا عنوان بھی بڑا اچھوتا ہے، جہاں ایماندار کی بے بسی اور عاجزی پر دلالت کرتا ہے وہاں اس کے عشق کا بھی ترجمان ہے، ہر عشاق کا درود و سلام پیش کرنے کا انداز بڑا اچھوتا ہے۔ ایک محب مصطفیٰ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ایک دن بارگاہ رب العزت میں یوں عرض کر رہا تھا،

يا الله! اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر سیدنا صدیق اکبرؓ کی نیکیوں کی تعداد کے برابر درود و سلام بھیج، آواز آئی تو نے کتنے عمدہ انداز سے میرے حبیب پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کی درخواست کی۔ جا میں نے تجھے صدیق اکبرؓ کی نیکیوں کے صدقے بخش دیا۔ سبحان الله!

حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں ایک دن میں نے نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف غور سے دیکھا، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا! میرے چچا کیا آپ کوئی بات پوچھنا چاہتے ہیں، میں نے

عرض کیا ہاں، جب حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو دودھ پلایا کرتی تھیں، ابھی آپ ﷺ چالیس دن کے تھے، میں نے دیکھا آپ ﷺ چاند سے باتیں کر رہے ہیں اور چاند آپ ﷺ سے! ایسی زبان میں جو میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا چچا مجھے پٹی تنگ کر رہی تھی، میں نے رونا چاہا تو چاند عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ رویئے گا نہیں، ورنہ آپ ﷺ کے آنسو کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو الٹ دے گا!

حضرت عباس رضی اللہ عنہم خوشی سے جھوم اٹھے اور تالیاں بجانے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا چچا ذرا اور بھی سنئے۔ میرے چچا جو پٹی مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی اس کے باعث میں نے رونا چاہا تو چاند نے عرض کیا آپ ﷺ رویئے گا نہیں اگر آپ کا ایک آنسو بھی زمین پر گر پڑا تو زمین قیامت تک کوئی سبزہ نہیں اگائے گی۔ پس میں اپنی امت پر شفقت کے باعث خاموش رہا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تو اپنی والدہ کے شکم اطہر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز بھی سن لیتا تھا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا چچا کچھ اور بیان کروں! عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا میں تو عرش اعظم کے سامنے آفتاب و مہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا رہا ہوں حالانکہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تھا۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا۔ ”چچا سنئے! میں پیر کی شب پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں میں سات خصوصی پہاڑ پیدا فرمائے ہیں۔ ان میں ان گنت فرشتے ہیں جن کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہیں گے۔ ان کے اس ذکر و اذکار کا تمام ثواب اس خوش نصیب انسان کو ملے گا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس کے اعضاء یعنی زبان اور دل وغیرہ درود شریف کے لئے متحرک ہو جائیں۔“ (ذکرہ فی شواردا لملح و موارد المنح) واللہ تعالیٰ اعلم

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عین ممکن ہے، آپ ﷺ کے معجزات تو بچپن بلکہ زندگی کے ہر لمحہ میں ظہور پذیر ہوتے رہے جن کا شمار ہی نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بلند آواز سے صلوة و سلام

پیش کرتے ہیں ان کے لئے زمین کی ہر چیز پتھر، مٹی، خشک و تر گواہ بن جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو فوری طور پر اس کا درود شریف نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے اور عرض گزار ہوتا ہے یہ فلاں بن فلاں کی طرف سے ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کا انعام پہنچاؤ اور اسے کہہ دو اگر ان دس میں سے ایک بھی تیرے پاس رہا تو بلاشبہ میری معیت میں جنت پائے گا! جیسے شہادت کی انگلی کے ساتھ درمیانی انگشت کا ساتھ ہوتا ہے پھر فرشتہ عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کے انعام کا تحفہ پہنچاؤ اور کہہ دو ان دس میں سے تیرے پاس روز قیامت ایک بھی درود شریف محفوظ ہو گا تو جہنم سے نجات پائے گا۔ (نزحت الجالس۔ ص ۳۰۰)

اس کتاب میں جہاں آپ درود و سلام کے صیغے پڑھ کر بارگاہ رحمت ہر عالم ﷺ میں حاضری سے شاد کام ہوں گے وہاں اہل محبت کے واقعات و حکایات سے بھی مستفیض پاکیزہ لذات کی

نعت کو حاصل کریں گے۔

عزیزم حافظ محمد طاہر رضا قادری زیدہ مجدہ نے اس پیکر حسن و جمال، مختار کائنات، مالک شش جہات، محبوب رب الارض والسموت ﷺ کے حضور یہ نادر کتاب پیش کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جو از خود موصوف کی داریں میں کامیابی و کامرانی کا ضامن ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مزید ایسے تحائف پیش کرنے کی استطاعت عطا فرمائے۔

اور خصوصاً "معاونین" رضا اکیڈمی کو اس کتاب کے فیوض و برکات سے فیض یاب فرمائے۔

آمین ثم آمین! بجاہ رحمہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ و صحبہ
وہارک وسلم

محتاج نگاہ حضور ﷺ

محمد منشا تابش قصوری

۹ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ بروز منگل / ۴ اگست ۱۹۹۸ء

پھر میں نے کہا ہنیا لک یا رسول اللہ ﷺ یعنی
یا رسول اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو اس کے بعد صحابیوں نے
دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ براہ کرم آپ ہمیں اس
آیت شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔

حضور رحمت ہر عالم ﷺ نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں
نے مجھ سے ایک علم مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر
نہیں پوچھتے تو میں تا زندگی اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سن لو کہ اللہ
تعالیٰ نے ہر شخص کے لیے دو فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں کہ
جب کوئی مومن بندہ میرا نام سے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں
فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارک و تعالیٰ بذات خود تمام فرشتوں
کے ساتھ جواب میں فرماتا ہے ”آمین“ اسی طرح جب کسی بندہ کے
سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں
فرشتے پکار اٹھتے ہیں ”لاغفر اللہ لک“ یعنی ”اللہ تمہاری
مغفرت نہ کرے“ اس وقت فرشتے جواب میں کہتے ہیں۔ ”آمین“

نزہۃ المجالس ص ۱۹۹ (جلد دوم) معارج النبوة مقدمہ ص ۱۵
اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ بندہ کا درود شریف پڑھنا، اپنی
مغفرت کی درخواست کی قبولیت پر خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر کا

لگ جاتا ہے اور محمد ﷺ کا نام مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھتا زبان کو درود کے ساتھ حرکت نہ دینا اپنی مغفرت کی ناقبولیت پر خود خدا کی طرف سے 'مہر لگ جانے کے مترادف ہے۔

درود شریف کی مختصر طور پر زبان سے ادا کرنا 'بہت معمولی' آسان اور سہل کام ہے، مگر اس کا نتیجہ بندہ کی زندگی کا سنور جانا ہے۔

اور غفلت کے طور پر یا بے توجہی و بے پرواہی سے 'اس سہل فعل سے باز رہنا اپنے مقدر کو تباہ کرنا اور محرومیت کے دروازہ کو کھولنا ہے۔

تیرا ذکر لب پر، خدا دل کے اندر
یوں ہی زندگی گزارا کروں میں
جو ہے قلب سونا تو یہ ہے سہاگہ
تیری یاد سے دل نکھارا کروں میں
تیرا کفش پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اس کو بہارا کروں میں
میرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں

دروود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔۔۔
 - - تو ہمیں اندازہ کرنا چاہئے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ سورہ
 الاعراف میں ہے۔ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ (الاعراف۔
 ۷:۱۵۶) (اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے)

غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے
 ہے 'ہر شے پر محیط ہے' ہر چیز سے وسیع ہے تو اس کی دس رحمتیں
 کیا ہوں گی اور وہ جس پر دس رحمتیں نازل کرنے کا ارشاد فرماتا ہے
 اسے کیا کچھ نہیں مل جائے گا۔ اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھ کر
 سوچئے کہ آپ ایک بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کر کے کتنی کمائی
 کر رہے ہیں۔

دس گناہوں کی معافی

ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے والا دس رحمتیں ہی نہیں کما رہا
 ہے 'اپنے دس گناہوں کی معافی کا اعلان بھی سن رہا ہے۔ ہم اگر
 اپنے گناہوں میں جھانکیں تو کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم بعض ایسے
 ایسے گناہ بھی کر گزرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک ہمیں جہنم
 رسید کرنے کے لئے کافی ہو۔ پھر ایک دفعہ درود پاک پڑھنے سے
 اللہ کریم جل جلالہ نے دس گناہوں کی معافی کا جو وعدہ فرمایا ہے 'ہو

سکتا ہے یہ ایسے ہی گناہ ہوں کہ اگر معاف نہ ہوتے تو ہمیں دوزخ کی کسی گہری کھائی کے حوالے کر دیتے۔

دس درجات کی بلندی

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور خیر الانام ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ تیر اندازی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ جل شانہ کے کسی دشمن کو لگ گیا، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبدالرحمان بن نحمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! درجہ کیا ہے؟ آقا حضور ﷺ نے فرمایا، درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے۔ ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ (ابن اثیر۔ اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ۔ جلد ششم (مترجم محمد عبدالشکور فاروقی) ص ۱۴۲)

مطلب یہ ہے کہ ماں کی چوکھٹ پر تو آدمی جس وقت چاہے چڑھ سکتا ہے، درجہ حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے آدمی کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پھر جہاد میں کسی دشمن خدا کو قتل کرنا شرط ہے، پھر کہیں جا کر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔۔۔۔۔

کی عملی نسبت انبیاء و رسل خصوصاً "رحمتہ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنن مبارکہ سے ہے۔ مگر صلوة و سلام کے وظیفہ کو رب العالمین نے اپنا معمول ٹھہرایا، گویا کہ یہ عمل مقدس "درود و سلام" سنت الہیہ ہے۔

نیز صلوة و سلام کو نصوص قطعیہ نے وقت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا جب کہ دیگر جملہ عبادات کے اوقات اور مقامات مقرر فرمائے۔

۱۔ نماز:۔ کو "ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا" سے خاص فرمایا۔ جہت قبلہ اور قیام وغیرہ شرائط سے موکد کیا جب کہ درود و سلام کے لئے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی جہت و سمت کی قید ہے۔

۲۔ روزہ:۔ ماہ صیام میں فرض قرار دیا اور پھر سحری و افطاری کے وقت خاص فرمائے۔ نفلی روزوں کے لئے بھی انسان آزاد نہیں۔ ان میں طلوع و غروب کی قید ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کئے میرا روزہ ہے۔ یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کرنے سے اسے تکمیل روزہ کی بشارت سے نوازا گیا ہو۔ بہر حال روزہ قید زمانی کے ساتھ خاص ہے۔

قید سے آزاد، فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس ”صلوٰۃ و سلام“ کے لئے بلوغت شرط نہیں، نہ ہی اوقات کی قید ہے نہ ماہ و سال کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی ہیئت میں تبدیلی کا اشارہ، نہ مالی استطاعت اور جسمانی صحت کی تاکید، الغرض ایمان کے سوا درود و سلام کو ہر قسم کی قیود اور حدود سے آزاد رکھا۔ چنانچہ مسلمان بچہ، بوڑھا، نوجوان، مرد، عورت، بیمار، تندرست، مقیم، مسافر، غلام کے باشد، دنیا میں کہیں بھی ہو، وہ اپنے پیارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش کر کے سنت ایہ کی ادائیگی، فرشتوں کی موافقت اور مومنین کی رفاقت کو پا کر سعادت دارین کا حق دار بن سکتا ہے۔

ایک بصیرت افروز نقطہ

احکام خداوندی کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ جہاں جہاں بھی کوئی حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل میں بندوں کی طرف سے کسی فعل کا صدور ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر نماز کے حکم کی تعمیل میں قیام رکوع اور سجدے کئے جاتے ہیں اور روزہ کے حکم کے امثال میں بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں۔ بخلاف درود

شریف کے کہ حکم صلوة کی تعمیل میں کوئی کام نہیں کیا جاتا بلکہ اسی لفظ کو خدا کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے۔ اللہم صل علیہ اے اللہ تو ان پر صلوة بھیج۔ یہ بلاشبہ ایسا ہی ہے جیسے بنی اسرائیل نے قال کے حکم کے جواب میں خداوند قدوس اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فقط انا ہہنا قاعدون کہا تھا۔ تم دونوں خود لڑو ہم تو یہاں بیٹھ کر تماشا دیکھیں گے۔ لیکن یہاں بنی اسرائیل کی طرح باغیانہ سرکشی یا حکم کی تعمیل سے انکار نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ”صلوة علی النبی“ کا مطلب جب رفع درجات اور اعتنائے شان مصطفیٰ ہے تو بندوں میں اس کا یارا کہاں! اب حکم سے عمدہ برآ ہونے کی صورت سوا اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اپنے بجز کا اعتراف کرتے ہوئے بندے خود رب العزت سے درخواست کریں کہ اللہم صل علی سیدنا محمد اے اللہ! تو ہی اپنے پیارے نبی ﷺ کی شان بلند فرما اور ان کی عزت و تکریم میں بے پایاں ترقی عطا فرما بیشک تو ہی اس کی قدرت بھی رکھتا ہے اور تو ہی سب سے بہتر اپنے نبی ﷺ کے رتبے سے واقف ہے۔ شان مصطفیٰ ﷺ کی شان میں علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الشفاء میں ایک روح پرور حدیث نقل فرمائی ہے جس سے

حدیث مبارکہ کی خوشبو سے آپ کے قلوب معطر اور آنکھیں منور
 ہو گئی ہوں گی تو آئیے اب بے پناہ شان والے بنی رحمت ہر عالم
 ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجیں۔ انوار احمدی ص ۸۶۸۵

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ ذِي الْخَلْقِ الْعَظِيمِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ
 وَأَزْوَاجِهِ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَعَدِيدِهِ
 سَعَادَةُ الْبُيُوتِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 فِي كُلِّ لَحْظَةٍ وَنَفْسٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ
 لَيْتَ بَعْدَ مَا فِي شَيْءٍ لَا يَزِيدُنِي بِرَحْمَتِكَ وَرَحْمَةً عَلَى الرَّعِيلِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تَوْبَارِكُ اسْمُكَ يَا قَدِيرُ

درود پاک کے بارے میں حکم احاد و مبارکات

جناب سید ابرار و رسول مختار علیہ افضل الصلوات و اکمل التسلیمات کی کچھ احادیث صحیحہ اور روایات حسنہ برائے ترغیب عاشقان مدینہ۔ صلوات برصاحب مفاہیح الجنہ جمع کر کے مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ واللہ الموفق والمعین

○ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

○ مجھ پر کثرت درود کی عادت کر لو جو بروز قیامت پل صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام دے گی۔

○ جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ جل شانہ سے برضا و رغبت ملاقات کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔

○ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے کیونکہ کثرت درود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دور کر دیتی ہے۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
(امام احمد رضا بریلوی)

○ کثرت درود روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی ہے۔

○ بوجہ کثرت درود حوض کوثر پر مجھے تمہاری شناخت ہوگی۔

○ جس قدر تمہارے درودوں کی کثرت ہوگی اس قدر حوران جنت تمہارے قبضے میں آئیں گی۔

○ تین قسم کے لوگ بروز حساب و کتاب عرش الہی کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس دن سوائے سایہ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ فرمایا۔ جو میری امت کے کسی غمگین شخص کا غم دور کرے۔ جو میری سنت و طریقہ کو رواج دے اور جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے کو عزیز رکھے۔

○ تشنگی یوم قیامت سے وہ شخص محفوظ و سالم رہے گا جو کثرت درود کا عادی ہو گا۔

○ طاعون کی مہ افعت کثرت درود سے ہوتی ہے۔

○ اللہ جل شانہ نے جبل قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے

جس کی تعداد و شمار قادر مطلق کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کو صرف

صلوة الرسول ﷺ کی عبادت میں مصروف رکھا گیا ہے۔

○ مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ اس میں تمہاری طہارت و پاکیزگی کا

وسیلہ مضمحل ہے۔

○ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ درود بھیجنے والے پر ستر ہزار فرشتے طلب مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لئے ملا کہ طالب مغفرت ہوتے ہیں اس کا مقام و ٹھکانہ جنت ہی ہوتا ہے۔

○ تمہاری بھیجی ہوئی صلوات، تمہاری خطاؤں کا کفارہ بنیں گی۔

○ مجھ پر روزانہ ہزار بار 'درود بھیجنے والوں کے کندھے' جنت کے دروازے پر میرے کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

○ جو مجھ پر ہزار بار درود بھیجے گا اسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

○ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

○ مجھ پر درود بھیجنے والے کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہے۔

○ جو کوئی بات کرنا چاہے اور بات بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھے۔ تاکہ اس کو بھولی ہوئی بات یاد آجائے۔

○ جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درود لکھا، جب تک اس کاغذ و کتاب پر میرا درود ثابت رہے گا، ملا کہ اس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

○ جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا، پس سمجھ لو، وہ جہنم میں داخل ہو چکا۔

○ جس کے سامنے میرا نام آیا اور درود پڑھنا بھول گیا، وہ روز قیامت جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

○ یہ مجھ پر سراسر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کے کان میں آئے اور درود نہ پڑھا جائے۔

○ میرا نام سن کر جس نے درود نہیں بھیجا، نہ وہ مجھ سے ہے، نہ میں اس سے ہوں، یعنی میرے اور اس کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ میں اس کا رسول ہوں نہ وہ میری امت میں داخل ہے۔

ہر سلام مکن رنجہ در جواب آل لب
کہ صد سلام مرا بس کیے جواب ز تو
ترجمہ:- یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہر سلام کے جواب میں اپنے مبارک ہونٹ کو تکلیف نہ دیجئے کیونکہ میرے سو سلاموں کے لیے آپ ﷺ کا ایک ہی جواب میرے حق میں کافی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم ﷺ سے یہ حدیث روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے

بچوں کو 'رونے پر' ایک سال تک مت مارا کرو کیونکہ یہ نوزائیدہ بچہ یا بچی کا رونا چار ماہ تک ذکر لا الہ الا اللہ ہوتا ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک صلوات رسول ﷺ ہوتا ہے اور آخر کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کے لئے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے۔

محبوب واجب الوجود و صاحب مقام محمود ﷺ کی دعا اللہم ارنی حقائق الاشیاء کما ہی کا اثر و قبولیت 'مدینہ العلم کی دانش کا علو اور ان کی نظر کا عمق اس حدیث پاک سے عیاں و بیان ہے۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
و عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے
(امام احمد رضا بریلوی)

نوٹ:- حصول ذکر الہی 'صلوٰۃ رسول ﷺ کے ضمن میں ظاہر ہے کیونکہ درود کے جملے میں اکثر خطاب اللہم کے ساتھ اللہ جل شانہ سے ہے۔ لفظ "اللہ" اسم ذات الہی ہے اور تمام اسمائے حسنی کے ملاحظہ کا آئینہ اور ذکر کا آلہ ہے۔ لہذا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے خالق اکبر کو "اللہم" سے یاد کیا گویا اس نے جمیع اسماء الحسنی سے یاد کیا ہے۔

شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون)

برکاتِ درودِ شریف

آقائے نامدار، دو عالم کے تاجدار حضرت محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درود شریف بھیجتا ہے، اس پر حق تعالیٰ سو بار باران رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سو بار سلوات بھیجتا ہے، اللہ جل شانہ اس کو ہزار بار نگاہ محبت سے دیکھتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلم قدرت سے تحریر فرمادیتا ہے کہ دو سخت بری چیزوں سے تمہاری حفاظت ہوگئی ایک تو نفاق سے تم مخلصی پاگئے، دوسری آتش جہنم سے تمہاری نجات ہوگئی اور بروز قیامت جنت میں تمہاری سکونت شہداء کے ساتھ ہوگئی۔

اس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اوسط اور صغیر میں رقم فرمایا ہے:

میرے کریم سے گرے قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں
(امام احمد رضا بریلوی)

حضرت ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے 'تو پہلے سید عالم ﷺ پر درود شریف سے آغاز التجا کرے' اس کے بعد اپنی حاجتیں پیش کرے 'پھر آخر میں درود شریف پر اپنی مانگ و درخواست کو ختم کرے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ 'اول و آخر کے درودوں کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہ اول و آخر کی درود کو قبول کرتا ہے' تو وہ درمیان کی دعاؤں اور التجاؤں کو کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔

باعث موجودات سرور کائنات ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جب تم خالق دو جہاں سے مانگو' تو مانگنے سے پہلے مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ اللہ عزوجل کی یہ عادت نہیں ہے کہ بندہ کی ایک درخواست کو قبول کرے اور دوسری حاجت کو رد کرے۔

مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں نہ ہے نہ منگتے سے یہ کہنا کیا ہے
ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے

(امام احمد رضا بریلوی)

شہنشاہ عرب و عجم محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کے حق میں ملا کہ سبع سموات دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور جس شخص کے لیے جنود اللہ ملا کہ خدا در خواست مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ بذات خود اس کے لیے خزانہ رحمت کھول دیتا ہے اور جس پر خود خدا باران رحمت برساتا ہے، اس ہستی پر سات آسمانوں، سات زمینوں اور سات سمندروں کے طبقات میں جو کچھ ہے اور تمام نباتات و جمادات، پرندے، چرندے اور درندے سب کے سب اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دست دعا پھیلاتے ہیں۔ حضرت سید المرسلین ﷺ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھا، کنکریاں اور ہر خشک و ترشے شہادت درود ادا کرنے میں صدا بلند کرے گی۔

فلک پر جا کے لکھ دیتا، میں خود نعت شہہ والا قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا ارشاد رسول اکرم ﷺ ہے کہ جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر درود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت ان کے سروں پر آسمان کی بلندی تک چھا جاتی ہے، ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں اور درود

شریف کے اعداد و شمار لکھتے جاتے ہیں۔ اور فرشتے درمیان تحریر بولتے جاتے ہیں ”زَيْدٌ وَاَزَادُكُمْ اللهُ“ یعنی اور زیادہ پڑھو، اللہ تمہاری اجرت کو اور زیادہ فرمائے۔

حضرت سرور موجودات ﷺ کا فرمان پاک ہے کہ مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اس قدر فنا نہیں کر سکتا۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور مجھ سے محبت کرنا، راہ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے، اور جو مجھ پر از روئے محبت و شوق ایک بار درود بھیجے، اللہ جل شانہ کراما کا تین (دونوں فرشتوں) کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامہ اعمال میں گناہ نہ لکھے جائیں۔

حضرت ابی ذر غفاری سے مروی ہے کہ رسول معظم و محسن اعظم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابی ذر! کیا میں تم لوگوں کو نہ بتا دوں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل تر شخص کون ہے؟ تو مجلس شریف میں حاضر صحابی بیک آواز پکار اٹھے یا رسول اللہ ﷺ! ضرور ضرور بتا دیجئے۔ مقصود کائنات ﷺ نے فرمایا کہ وہ دنیا میں سب سے بخیل ترین شخص ہے جو میرا نام آنے پر درود شریف زبان پر نہیں لاتا۔

اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری
بدرگاہ ہش بیا و ہرجے می خواہی تمنا کن
(مولانا رومی)

(ترجمہ) اگر دنیا و آخرت کی خیریت و عافیت کی تم خواہش
رکھتے ہو تو دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں 'خواہ جسمانی حیثیت سے
ہو' یا روحانی طریقہ پر 'حاضر خدمت ہو جاؤ پھر جو کچھ چاہتے ہو' تمنا
ظاہر کرو۔

حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مشکل تمہیں
پیش آئے، یا تمہاری کوئی حاجت بر نہ آئے، تو مجھ پر درود شریف
پڑھنے کی کثرت کرو۔ کیونکہ صلوات مشکلات و تفکرات اور
پریشانیوں کی مدافعات ہیں۔ حاجتیں پوری ہونے کی کنجی اور رزق کی
کثرت کا وسیلہ ہے۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی آئی کہ اے موسیٰ!
کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں، جتنی تیری باتیں
زبان سے قریب ہیں؟ اور جتنی تمہاری روح کو تمہارے جسم سے
نزدیکی ہے؟ اور جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت
ہے؟ اور کیا تمہاری تمنا ہے کہ بروز محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو
حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے خوشی سے اچھل پڑے اور جواب دیا

کہ جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بچہ خواہش ہے۔ تو اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم میرے حبیب رسول آخر الزمان محمد ﷺ پر درود کی کثرت و رو کی عادت پیدا کرو۔ حضرت حافظ شیرازی فرماتے ہیں کہ۔

حافظ از دست مدہ صحبت آل کشتی نوح
ورنہ طوفان حواث بہ برد بنیادت
(ترجمہ) ”اے حافظ! درود کے ساتھ اس رسول ﷺ کی صحبت کو ہاتھ سے جانے نہ دے ورنہ طوفان حواث تیری بنیادوں کو اکھاڑ دیگا۔“

سید مختار ﷺ اپنی امت کو امتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے امتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروز محشر تمہارے اعمال کے ضبط ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اعمال کا مدار نیت پر ہے، اور نیتوں میں نقص کا احتمال ہے مگر مجھ پر بھیجی ہوئی درود کی حفاظت کا میں بذات خود ضامن ہوں۔

اے میرے امتیو! قیامت کے دن، خواہ تمہارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں، اگر ان اعمال میں، مجھ پر بھیجے ہوئے درود پاک شامل نہ ہوں، تو گویا اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں جانے کی

اجازت دے بھی دے، مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے،
کیونکہ مجھ پر درودِ راہِ جنت کی راہنما ہیں۔

حضرت شمس العارفین خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمہ اللہ
تعالیٰ کے ملفوظات عالیہ ”مُرَاتِ العاشقین“ میں مرقوم ہے کہ ایک
دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک
مرید نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا خیمہ دیکھا۔ اس نے
چاہا کہ خیمے کے اندر جائے۔ جواب آیا تو اس قابل نہیں، جا اور
قطب الدین سے کہہ دو کہ تم ہمیشہ درود و سلام کا تحفہ بھیجتے تھے۔
آج کیوں نہ بھیجا؟

وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین صاحب رحمہ
اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ
نے فرمایا۔ ”ہاں! ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف میرا مقررہ
وظیفہ تھا۔ آج نکاح کے باعث مجھ سے چھوٹ گیا۔ اسی وجہ سے
آپ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ اللہ اکبر“
لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمہ کے ملت اسلامیہ کی نامور شخصیات سے گہرے مراسم تھے۔ انہی عظیم ترین اکابر میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ تعالیٰ سابق وزیر انصاف بیروت بھی ہیں۔ جن سے قطب مدینہ کے عمدہ تعلقات تھے۔ نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہم عصر تھے۔ امام اہل سنت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب محدث لاہوری علیہ الرحمۃ بانی حزب الاحناف لاہور نے حج و زیارت کے دوران ان سے ملاقات کی۔ نیز علامہ یوسف نبھانی صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی کتاب ”الدولۃ المکیۃ“ پر زور دار تقریظ تحریر فرما چکے تھے۔ اس نسبت سے بھی مولانا ضیاء الدین احمد قادری کو ان سے خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار ۱۹۷۲ء میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التمجیدہ والثناء میں حاضری کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے ہاں محفل میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقعہ غنیمت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات جمع کرتا رہا۔ تو آپ نے علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔

کہ بعض شریکوں اور منافقین نے سلطان عبدالحمید "سلطان
ترکی" کے کان بھرے کہ علامہ نبھانی علیہ الرحمۃ اپنے قصائد کے
ذریعے تمھاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں چنانچہ ۱۳۳۰ھ /
۱۹۱۳ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا "علامہ
فرماتے ہیں۔ "حَبِستُ فی المدینتہ مدۃ اسبوع
لکن بالا کرام والا احترام" مجھے ایک ہفتہ کے لئے نظر بند
کر دیا گیا۔ لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمہ اللہ
تعلیٰ خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد
ہیں۔

گرفقاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر کو علامہ
کی گرفقاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی متعقد تھا۔ وہ
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ
یوسف نبھانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے۔ "تَمَعْتُ و قَرَأْتُ"
"وَأَطَعْتُ" میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی۔

گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا۔ حضرت! گرفقاری تو ایک بہانہ

ہے گورنر ہاؤس تشریف لائے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ اور جو علماء و مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ میرے مہمان ہوں گے آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لئے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ نبھانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہم عصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے۔

مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء زعماء ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اپیل کریں علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کو نین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ اقدس میں صلوة و سلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت میں کریں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمہ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا۔ چنانچہ ہم نے (مذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین
 دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان
 عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف نبھانی کو
 باعزت بری کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ
 نے الدرات الواضحہ میں از خودیوں تحریر فرمایا ہے۔

”جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ
 دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع
 کر رہا ہوں تو میری گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا۔ صلی اللہ علی
 حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 صَلَاةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ وَهُوَ لَهَا أَهْلٌ

علامہ جلال الدین سیوطی نے فرماتے ہیں

کہ اس درود پاک کو پڑھنے سے کسب روبرو تیرے درود پڑھنے کا ثواب ملتا ہے

حضرت شیخ علامہ زماں، عبدالرحمن الصفوری رحمہ اللہ تعالیٰ
 ”القول البديع في الصلاة على الشفيع“ کتاب کا
 حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
 سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ صاحب زبان پاک سے سن کر یہ
 حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ فاتر صاحب ﷺ نے ارشاد
 فرمایا کہ جس نے اسلام لانے کے بعد حج بیت اللہ کیا اور بعد حج غزوہ
 میں شرکت کی۔ اللہ جل شانہ، و عم نوالہ، اس کے غزوہ کا ثواب
 چار سو حج خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔

یہ سن کر ضعیف اور سن رسیدہ صحابیوں کے دلوں پر رنج و الم
 کا پہاڑ ٹوٹ پڑا و احسرت! جوانی باقی نہ رہی، حج تو بجلا سکتے ہیں، لیکن
 شرکت غزوہ کی تاب و طاقت نہیں، ہم لوگ تو اس عظیم کارِ ثواب
 سے محروم رہ گئے!

ارحم الراحمین نے عاشقوں اور جاں نثاروں کی تسکین کی خاطر
 حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم صادر فرمایا کہ یہ خوشخبری لیکر
 میرے محبوب ﷺ کے پاس جلد سے پیشتر پہنچو۔ جبرئیل
 علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر کہنے لگے کہ اے رسول خدا
 ﷺ! اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر از روئے
 محبت و عظمت ایک بار درود پڑھے گا، اللہ پاک اس ایک درود پاک

کے ثواب کو ایسے چار سو 'غزوة' کے برابر ثواب کر دے گا۔ جن غزوةوں کا ہر غزوة چار سو بار 'حج بیت الحرام' کا ثواب رکھتا ہو گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا خاص درخت اگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا ہے اور انار سے چھوٹا۔ وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہو گا، اس درخت کی شبنیاں تروتازہ موتیوں اور زرخالص کی مانند ہوں گی۔ اس کی پتیاں زیر جدی ہوں گی، اس درخت کا پھل 'محبوب خدا علیہ السلاۃ والسلام' پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو گا۔

انصاف و ترک خود پسندی کا مقام ہے 'درود شریف' اعمال کے درمیان 'اللہ جل شانہ' کا کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنی پسند اور اختیار سے اپنا عمل بنا لیا ہے۔ قیاس کیجئے کہ ایک درود کی اجرت چار سو غزوة، ہر ایسا غزوة جو چار سو حج کے ثواب کے ہم پلہ ہو۔ اکرم الاکرمین کے کرم کی حد ہو گئی ہے ایک درود پر خزانہ رحمت خداوندی نچھاور ہو رہا ہے۔ حساب لگائیے! درود شریف ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کے ثواب کا حامل ہوتا ہے جبھی تو صلوة الرول ﷺ کو افضل الاعمال، افضل العبادۃ اور افضل

الذکر کہا گیا ہے۔ پھر درود شریف کا ورد کرنے والوں کی خاطر، میزان جنت، خالق رحمت، احسن الخالقین نے ایسے خاص میوے تیار رکھے ہیں جو صرف عمل درود بجالانے والوں کو بطور انعام حاصل ہوں گے۔

کیا یہ خاص ثنائے محمد ﷺ کی خصوصیت نہیں ہے؟ جہاں رب دو جہاں نے اپنے محبوب جہاں افروز ﷺ کو تمام انبیاء سے زیادہ خصائص عطا فرمائے، وہاں مداح رسول ﷺ اور قاری درود نبی ﷺ کے لیے بھی ایسی خاص مہمانداری کا انتظام پہلے سے فرما رکھا ہے، جسے دیکھ کر خدا کی خدائی عرش کرنے لگے۔ باب مدینہ علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ان حدیثوں کا بیان، خالق دو جہاں کے فضل بے حد کا اعلان اور کثرت درود پر دل کو ابھارنے کا سامان ہے۔

عجب لیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدا نے محمد ﷺ کے لیے
م نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد ﷺ محمد ﷺ خدائے محمد ﷺ
(امام احمد رضا بریلوی)

کتاب ”الملاذو الاعتصام“ میں مندرج ہے کہ جب موسیٰ علیہ

بحر پر بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہ رب العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کر دی۔ حضرت جبرئیل فرمانے لگے۔ پیارے موسیٰ آپ نے صرف ”ضرب عصا“ کے جملہ کو سنا، لیکن عصا مارنے کا طریقہ بھی تو معلوم کرنا ضروری تھا۔ ہر کام دنیا میں وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے۔ پہلے آپ ”ضرب عصا“ کا طریقہ معلوم کر لیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیل بتا دیجئے کہ کون سا طریقہ ہے

حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ اے موسیٰ حکم خدا یوں ہے کہ پہلے رسول آخر الزماں ﷺ پر تین بار درود شریف پڑھو پھر ضرب کلیسی سے قائدہ اٹھاؤ، پھر تم ضرور کامیاب رہو گے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عصا سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی، ضرب کلیسی کو صلوات رسول مدنی ﷺ نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنا دیئے۔ پھر قوم بنی اسرائیل نے نجات پائی۔

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا لٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی ماہ کا کلیجہ چر گیا
(امام احمد رضا بریلوی)

”جذب القلوب“ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ
اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن مطرف رحمہ
اللہ تعالیٰ کو سونے سے پہلے ہر رات ایک معین عدد درود شریف
پڑھنے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک رات سید المرسلین
ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر کے اندر تشریف
لانے ہیں اور اپنے نور جہل سے گھر کو اجالا فرما دیا ہے۔ بعدہ رسول
اکرم ﷺ فرمانے لگے کہ تمہارے منہ کو جو درودوں کی
کثرت کرتا ہے، میرے سامنے لاؤ تاکہ میں بوسہ دوں۔ محمد بن سعد
رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس
ہوئی میں نے اپنے رخسار کو حضور رحمت ہر عالم ﷺ کے
سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں
بیدار ہوا پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ دن تک
خوشبو، میرے رخسار سے آتی رہی۔

انسان اگر انصاف و فراست سے کام لے تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ

کیا کہ ”یا رسول اللہ ﷺ“ آپ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بوسہ دیتے ہیں؟ حضور سرکار عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں! وہ ہمیشہ پہلے اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ“ اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

تم ہو جو اد و کریم، تم ہو روف رحیم
بھیک ہو دانا عطا، تم پہ کروڑوں درود
(امام احمد رضا بریلوی)

حضرت شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے میرے ہمسایوں میں سے انتقال کیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے؟“ کہنے لگا کہ ”اے شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ مجھ نے پوچھو کہ عظیم ہولناکیوں سے گزرا ہوں۔ منکر نکیر کے سوال کے وقت میرا پسینہ چھوٹ گیا۔ زبان بند ہو گئی۔ دل ہی دل میں کہا شاید میری موت دین اسلام پر نہیں ہوگی ورنہ یہ حال کیوں ہے!“ آواز آئی کہ یہ عذاب دنیا میں اپنی زبان کو بے کار رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پھر جب عذاب کے

فرشتے مجھ پر حملہ آور ہوئے تو ایک حسین و جمیل عطر میں بسا نور لانی شخص 'میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا' اور ایمان کے کلمے اور دلائل مجھے یاد دلائے۔ میں نے کہا "اے دوست! اللہ پاک تجھ پر رحمت برسائے" براہ کرم بتا دیجئے کہ آپ کون ہیں؟ کہنے لگے میں ایک فرشتہ ہوں جس کو تمھاری کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جل شانہ نے حکم دے رکھا ہے کہ ہر شدت و مصیبت میں تمھاری مدد کروں۔ اس حکایت کو کتاب "مصبح الطمام" میں بر سبیل اجمال بیان کیا ہے۔

آس ہے کوئی نہ پاس' ایک تمھاری ہی آس
بس ہے یہی آسرا' تم پہ کروڑوں درود
(امام احمد رضا بریلوی)

کعبہ میں تین سو ساٹھ بت کی غلط خدائی تھی، اس کعبے کو بتوں کی نجاست سے پاک فرما کر قبلہ نماز بنانے والے محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ کعبہ کی بزرگی بھی محمد رسول اللہ ﷺ کے دم قدم سے تھی، تو اے نماز زیادہ کرنے والو! نماز کو افضل العبادات یقین کرنے والو! نماز سکھانے والو! نماز کی جگہ پیدا کرنے والو! محمد عربی ﷺ پر صلوات بھیجو۔ تمہیں جس کے وسیلے سے صلوة ملی

میں قدم رکھتے ہی ”امتی امتی“ کی صدا بلند کرنے والا پھر دنیا سے سفر آخرت کرتے وقت امت کو نہ بھولنے والا باعث موجودات و فخر کائنات محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی تو ہیں۔

اے مسلمانو! تمہیں کھانے کا پینے کا، اٹھنے کا بیٹھنے کا۔ سونے کا جاگنے کا، چلنے کا پھرنے کا، ہنسنے کا رونے کا۔ سننے کا بولنے کا، دوستوں سے ملنے کا غموں میں صبر کا اور مسرتوں میں ضبط و شکر کا، بیگانہ و بیگانہ سے برتاؤ کا، اہل و عیال سے بہتر سلوک کا، غلاموں اور ماتحتوں سے ہمدردی و محبت کا، ماں باپ اور بزرگوں کی عزت و فرمانبرداری کا، پڑوسیوں سے ملنساری کا، ایثار و قربانی کا، بیوی سے برتاؤ کا، نجات و حدیث سے پاکی حاصل کرنے کا، حتیٰ کہ خدا کی خدائی تم پر فدا ہونے کا طریقہ اور سلیقہ بتانے اور سکھانے والے رسول اعظم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی تمہارے معلم اول و مربی معظم ہیں۔

اتنے سارے احسان کرنے والے پر، احسان شناسی کے طور پر، صرف ذرا سی ہونٹوں کی جنبش صلوات ادا کرنے میں، اگر تمہیں بار گزرے تو کس بل بوتے پر، امتیام محمدی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی فہرست میں اپنا نام آنے کی امید کرتے ہو؟

حضرت علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تصنیف ”کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر“ میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا شمار

دو جہاں ﷺ کو شرف عطا کرنے میں صلاۃ ملائکہ کے ساتھ مالک یوم الدین بذات خود شریک ہے۔

تو جس عطاءے شرف میں 'خود خدا مع ملائکہ شریک ہو' وہ اس بخشش بزرگی سے جس میں صرف ملائکہ شرکت کریں اور ذات الہی شریک نہ ہوں 'بدرجہ افضل و اشرف ہو گا۔

مسلمان ذہن نشین کر لیں کہ انعامی بزرگی 'آدم علیہ السلام کو عطا کرنے کی مجلس میں رب العزت شریک نہ تھا مگر رحمتہ للعالمین ﷺ کو تمغہ شرف عطا کرنے کے جلسہ میں 'خالق دو جہان نے بذات خود شرکت فرمائی۔

"منازل الانوار" میں درج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سیدالابرار ﷺ کو یہ خبر دی کہ اللہ جل شانہ نے خاص آپ کے لیے ایک ایسا قبہ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مدت سفر کا فاصلہ رکھتی ہے جس کو شرف و کرامت کی ہواؤوں سے معمور رکھا ہے اس قبہ میں کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا ہاں! مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنہوں نے آپ پر صلوات کی کثرت فرمائی ہوگی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ درود شریف گناہوں کو اس طرح ملیا میٹ کر دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو

فنا کرتا ہے اور رسول خدا ﷺ پر سلام، غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و برتر ہے۔

بہنچے اٹھے بحق مصطفیٰ
 ایجا و استعانت کیجئے
 آپ ہی کے واسطے سے مانگیے
 مقلو! سامان دولت کیجئے
 (امام احمد رضا بریلوی)

احیاء علوم الدین میں حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرمان محبوب رحمن ﷺ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خدا کا ذکر اور محبوب خدا ﷺ پر درود صلوات نہ ہوں۔ بروز قیامت وہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک، ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہوگی۔

محبوب معبود وود حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجا کر رک گئے تو میں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں آکر رک جاتا ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے بھد آہ وزاری اپنی مجبوری کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرور دو عالم ﷺ میں اور آگے بڑھنے

سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاوز کروں گا تو تجلیات
جل جلالہ کے انوار مجھے جلا کر راکھ بنا دیں گے۔

آپ ﷺ آگے بڑھیں آپ ﷺ کی سرفرازی
کا مقام بہت اعلیٰ و بالا ہے۔ آپ ﷺ بلا خوف و خطر بڑھتے
جائیں۔

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں
میں نے کہا کہ جلوہ اصل میں کس طرح گئیں
صبح نے نور مہر میں مٹ کہ دکھا دیا کہ یوں
(امام احمد رضا بریلوی)

اے اہل ایمان و ایقان! غور کا مقام ہے، جہاں وہ جس جگہ پر
بال جبرائیل کی طاقت پرواز جواب دے جاتی ہے، وہاں اور اس
جگہ ہمارے شافع محشر ﷺ کی طاقت پرواز شباب پر ہوتی
ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جہاں پر جبرائیل علیہ السلام کی قوت پرواز ختم ہو
جاتی ہے اس مقام پر کامیابی ہمارے نبی آخر الزماں ﷺ کی
رفعت اولوالعزمی اور تیز گامی کے جلوے دکھاتی ہے۔ بعدہ صیب
رب العالمین محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل
علیہ السلام کو میں نے اپنی ہمراہی سے معذور پایا تو ان سے دریافت

کیا کہ ”اے جبرئیل تمہاری کوئی حاجت بارگاہ ایزدی میں پیش کرنی ہے؟“ جبرئیل علیہ السلام بولے کہ ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے اللہ پاک سے یہ سوال کیجئے کہ مجھے بروز محشر پہل صراط پر اپنے پروں کو بچھانے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ آپ کے اُمتیوں کا گزربا آسانی ہو سکے اور میں آپ ﷺ کے دل کو خوش کرنے کی ایک ناقص خدمت انجام دے سکوں۔“ حضرت شافع جن و بشر ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ پاک تمہارے اس خیر خواہی کے خیال و مقصد میں برکت عطا فرمائے۔“

”اے صاحب نظر مومنو! اس سمجھ سے باز رہنے کی کوشش کرو کہ صرف اُمتیوں کو اپنی خطائیں معاف کرانے کے لیے سرکار کون و مکان' نبی آخر الزماں ﷺ کی وکالت' عدالت الہی میں ضروری ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اشرف الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھی اپنی حاجت روائی کے واسطے آمنہ کے لال کی وکالت لازمی ہے۔“

اس کے بعد محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر مجھے تجلیات الہی کے اعلیٰ پردوں سے جھٹکے پر جھٹکے دے کر ستر ہزار حجابات طے کرائے گئے آخری حجاب اقدس سے ایک آواز آئی جو ابوبکر کی آواز سے ہو رہی تھی ”قِفْ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ

جملہ سنا، مجھے تعجب ہوا کہ کیا ابو بکرؓ چھ بار گاہ بے مثالی میں، مجھ سے پہلے پہنچ گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس آواز نے اطلاع دی کہ تیرا رب صلوة میں مشغول ہے۔ ذرا ٹھہر جا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میرا رب تو صلاۃ سے بے نیاز ہے پھر صلوة میں مصروف ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟

اللہ جل شانہ، و عم نوالہ نے مجھے بتایا کہ میری صلوة تمہاری سمجھ کی طرح نماز نہیں ہے۔ میں اللہ ہوں اور ہر شے سے بے نیاز ہوں، مگر میری مشغولیت کا باعث یہ تھا کہ میں تم پر اور تمہارے امتیوں پر اس لقاء مبارک کے موقع پر، رحمتوں کی برسات برسا رہا تھا۔ اور تیرے دوست ابو بکرؓ کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے موسیٰ علیہ السلام کو بطور معجزہ عصاء عطا فرمایا، مگر وہ اس عصا کی حقیقی کیفیت سے بے خبر تھے۔ ان کو فرعون کے پاس ہدایت بھیجنے سے پہلے عصا کی حقیقت سے باخبر کرنا مناسب تھا تاکہ جب وہ عصا ایک عظیم سانپ کی صورت اختیار کر کے ساحروں کی چالوں کو تہہ و بالا کرنے لگے تو موسیٰ نا تجربہ کاری کی بنا پر گھبرانہ جائیں۔ لہذا اس عصا کی تبدیلی حالت کا جائزہ لینے کے لیے امتحان میں نے موسیٰ سے کہا ”وما تلک بیمینک یا موسیٰ“ اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ”قال

57

ہی عصای" کہ یہ میرا عصا ہے!" میں نے کہا
 "قال القہا" اے موسیٰ عصا کو زمین پر پھینک دے موسیٰ علیہ
 السلام نے میزے حکم کو بجالاتے ہوئے عصا کو زمین پر پھینک دیا
 اور عصاء زمین پر پھینکتے ہی اس نے ایک عظیم خطرناک سانپ کی
 صورت اختیار کر لی "فاذا ہی حیثۃ تسعی" اور موسیٰ
 خوف سے گھبرا گئے تو میں نے پھر حکم دیا "قال حڈھا
 ولا تخف سنعیدھا سیرتھا الا ولی" ذرومت اس
 کو پکڑ لو وہ پہلی صورت میں آجایگا! جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پوری ہو
 گئی اور عصا کی تبدیلی کی حالت سے گھبرا جانا موقوف ہو گیا۔

اسی طرح اے محبوب! تم بھی جب طلاء اعلیٰ کا سفر کرتے ہوئے
 آخری حجاب پر پہنچے تو مجھے معلوم تھا تم پر بھی وحشت و گھبراہٹ
 طاری ہوگی چونکہ وحشت و خوف کی حالت میں ملاقات سے
 وصل اور ملن کی لذت جاتی رہتی ہے اس لیے ہزاروں سال پہلے
 سے میں نے ابو بکر بیٹھو کی فطرت پر ایک فرشتہ پیدا کر کے صدائے
 دوست سنانے کیلئے اس کو اس جگہ مقرر کر دیا جہاں پر آپ کو
 وحشت آتی تھی جب اس فرشتہ نے ابو بکر بیٹھو کے لہجے میں صدا
 دی تو اپنے دوست کی آواز سن کر تمہاری وحشت کافور ہوگی وہ
 ابو بکر بیٹھو نہ تھا بلکہ ایک خاص فرشتہ تھا جس کو ابو بکر بیٹھو کی آواز

اس جماعت کو اجازت نصیب ہوگی جو تم پر صلاۃ و سلام کی کثرت کیا کرے گی۔

آج کل ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے کے لیے جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے، تو احاطہ جہنم سے، سرحد جنت تک آسانی سے پہنچنے کے لیے بھی جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت حاجت ہوگی، تو یاد رکھیے! ”بال جبرئیل علیہ السلام پر سوار ہونے کے واسطے قیامت کے اڑے میں، رسول اقدس ﷺ کی صلوٰۃ و سلام پاسپورٹ اور ویزا کا کام دیں گے۔ ورنہ صراط یوم القیامت پر لڑکھڑاتے ہوئے گر پڑو گے اور کٹ کٹ کر آتش جہنم کی غذا بن جاؤ گے۔ اگر جبرئیل علیہ السلام جیسے فرشتہ کی درخواست کی قبولیت سرور کونین و مالک تسنیم و کوثر ﷺ کی وکالت اور سفارش پر موقوف ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ سوال و شفاعت رسول ﷺ کا درجہ و مرتبہ کس قدر عظیم ہے۔

لہذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما حدیث رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرور دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ ہر دعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے، جب تک دعا کرنے والا بھیک مانگنے والا، اپنی زبان سے ورد درود نہیں کرتا۔ وہ حجاب دعاؤں کو روک رکھتا ہے لیکن جب درود

پھر فرمایا۔ ”پارے علی رضی اللہ عنہ! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور
شہد لے آؤ۔“ چنانچہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ ایک چوبلی پیالہ پکڑ کر
اس کے پیچھے ہوئے۔ وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور
آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفا نچوڑ لیا اور دربار رسالت میں
حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرما دیا۔
جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور بھنھنا شروع کر
دیا۔

صحابہ کرام عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! مکھی
پھر اسی طرح شور کر رہی ہے۔“ تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال
کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا
ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے۔ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور
بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا ”پھول تو کڑے بھی ہوتے ہیں، پھکے بھی،
بد مزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف
شہد کیسے بن جاتا ہے؟“ تو مکھی نے جواب دیا۔ ”یا رسول اللہ! ہمارا
ایک امیر اور سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کا
رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود
پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود

پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے“

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
میشود شیریں و تلخی را درود

(نتیجہ) اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی، شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔
(مقاصد الساکین ص ۵۳)

جس سے کھاری کونیں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شریں درود
اچھی اچھی اشارت پر لاکھوں سلام
(امام احمد رضا بریلوی)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

انعاماتِ درود شریف

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمت عالم ﷺ کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجئے اور ساتھ یہ بھی فرماد دیجئے کہ اے امت! اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع۔ ص ۱۱۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربار نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا

چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اور او و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں تو فرمایا جتنا تو چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بستر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! دو تمہاری درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بستر ہو گا۔ عرض کی پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ تو رحمت للعالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ شریف۔ ص ۸۶۔ الزواجر۔ ص

(۱۱۷)

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جنوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی۔ یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔ جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکار دو عالم نور مجسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے

فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد و نسائی و مشکوٰۃ ص ۸۶)

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربار الہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربار خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔ (مرقاۃ ص ۳۳۳ ج ۱)

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط ہے یہ ہوس بے بھر کی ہے
ان پر درود جن کو کسے بے کساں کہیں
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے
(امام احمد رضا بریلوی)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ”شرح الصدور“ میں یہ واقعہ نقل فرماتے ہیں:

تاریخ ابن نجار میں ابو القاسم بن مہیرۃ اللہ بن سلام مفسر سے مروی ہے کہ ہمارے ایک استاد تھے جن کے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو شیخ نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔ شیخ نے

پوچھا کہ منکر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ تو انہوں نے کہا کہ اے شیخ
 جب انہوں نے مجھ کو بٹھایا اور سوالات کئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے
 الہام فرمایا کہ میں ان سے کہہ دوں کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وسیلہ جلیلہ
 سے تم مجھ کو چھوڑ دو، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ
 اس نے بہت ہی بزرگ شخصیتوں کا وسیلہ پیش کیا ہے اس لئے اس
 کو چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلے گئے۔

اب اگر نبی رحمت شفیع امت ﷺ کے دو غلاموں کے
 وسیلے سے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں آسانی ہو سکتی
 ہے تو آقائے دو جہاں سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے
 وسیلے اور واسطے کی کیا بات ہے۔ سبحان اللہ! بے شک ان کے وسیلے
 اور واسطے سے دین و دنیا کی تمام پریشانیوں اور تکلیفوں سے نجات
 مل سکتی ہے۔ یہ جوابات دیتے بغیر سبب شش ہو گئی۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
 ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
 کاٹنا میرے جگر سے غم روزگار کا
 یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو
 (امام احمد رضا بریلوی)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں 'میں نے نماز پڑھی'
 حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما، عمر
 فاروق رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ
 تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر میں نے نبی اکرم شفیع معظم
 ﷺ پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم ﷺ
 نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔ (رواہ
 الترمذی (مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ فرمائیں کہ اگر
 آپ کی ذات بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنا لوں تو کیسا رہے گا؟
 نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تو ایسا کرے، تو اللہ تبارک
 و تعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔
 سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو نبی اکرم ﷺ پر
 ایک بار درود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر
 رحمتیں بھیجتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی
 طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض لیا یا رسول اللہ ﷺ!
 جو آپ کا امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے
 بدلے اس امتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس

قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِيبِكَ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا (جامع صغیر ص ۲۸
ج دوم)

نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے
والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہو گا۔ اور جس کو پل صراط
پر نور عطا ہو گا وہ اہل دوزخ سے نہ ہو گا۔ (دلائل الخیرات۔ ص ۹۔
مطبع کانپور)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلٰی حَبِيبِهِ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَعَسَىٰ إِلَيْهِ
وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

تشریح:- یہ وہی نور ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر
فرمایا ہے: يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّتِ نَجْرِي مِمَّن تَحْنَبُهَا الْآنَهَا
خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں
کو ان کا نور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہو گا اور فرمایا جائے
گا تمہارے لئے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے
نہریں جاری ہیں وہ ان بہنوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی
کامیابی ہے۔

اے لوگو! بے شک تم سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار کھانیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہو گا، جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہو گا۔
(القول البدیع ص ۱۲۱)

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دنیا میں درود پاک کی کثرت سے پہچانتا ہوں گا۔
(کشف الغمہ ص ۲۷۱ شفا شریف ص ۷۶، ج ۲، القول البدیع ص ۱۲۳)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا، وہ مرے کا نہیں، جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔ (القول البدیع ص ۱۲۶، جلاء الافہام ص ۲۷، الترغیب والترہیب ص ۵۰۱، کشف الغمہ ص ۲۷۱)

جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔
(القول البدیع ص ۱۰۳)

مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع ص ۱۱۴)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔ (القول البدیع ص ۱۲۱)

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم (امام احمد رضا بریلوی)

سیدنا ابو کابل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو کابل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع ص ۷۱، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۰۲)

سیدہ عائشہ صدیقہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (القول البدیع ص ۱۱۴)

۱۲۲، کشف الغمہ ص ۲۷۱، سعادت الدارین ص ۷۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آ جائے گی۔ (سعادت الدارین ص ۷۷)

اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہو گا۔ (سعادت الدارین ص ۵۹، کشف الغمہ ص ۲۶۹)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو، میں اس پر رحم کھاتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے، میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (دلائل الخیرات ص ۱۳ مطبع کانپور)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآٰلِهِ الْمَقْعَدِ الْمُقَرَّبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ (الترغيب والترهيب ص ۵۰۳)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر

درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (نزہۃ الناظرین ص ۳۱۔ سعادت الدارین ص ۷۷۔ الترغیب والترہیب ص ۵۰۳۔ الزواجر ص ۱۱۷) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

حضرت شیخ غلام خوبی رقم۔ اللہ تعالیٰ "ذکرۃ الناصحین" میں رقم طراز ہیں کہ حضرت عبداللہ غنیم سے روایت ہے کہ ہمارے آشناؤں میں ایک شخص تھا جو بادشاہ وقت کا خدمت گار تھا وہ فسق و فجور میں مبتلا رہتا تھا اس کی وفات کے بعد ایک رات میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور وہ اس حالت میں نظر آیا کہ آقائے دو عالم ﷺ کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بندہ تو فاسقین میں سے ہے پس کس طرح اس کا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں؟

شیخ المذنبین منی آقا علیہ السلوۃ والسلام نے فرمایا "میں نے بارگاہ الہی میں اس کی شفاعت کر دی اور باری تعالیٰ نے اس کو بری

کر دیا۔ میں نے بصد حیرت آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے درخواست کی کہ کس سبب سے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا؟ تو صاحب کوثر و تسنیم نے فرمایا کہ ”صرف مجھ پر کثرت صلوات کے وسیلہ سے اس کو یہ منزلت ملی۔ یہ شخص فستی و فجور میں مبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوات بھیجتا تھا۔ میری درود گناہوں کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو۔
حضرت شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں۔

نماند بعصیاں کے در گرو
چودارد چیں سید پیش رو

(ترجمہ) یعنی بوجہ عصیان وہ شخص قید زیاں و مرہون آتش سوزاں نہیں رہے گا جو ایسے نامدار آقائے دو جہاں و سید مرسلان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی غلامی کی زنجیر بصد فخر و ناز اپنے گلے میں لٹکائے رکھتا ہے۔

صحابہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ واقعہ مروی ہے کہ حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص داخل ہوا اور آتے ہی ایک انوکھا قسم کا سلام کیا ”السلام علیکم یا اهل العز الشامخ والکرم البادخ“ یہ سن

کر رسول پاک ﷺ نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابو بکر رضی اللہ عنہما کے درمیان بٹھالیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کو اپنے اور میرے بیچ بٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اس زمین پر میری نظر میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حرمت والی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے؟

محبوب خالق کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آکر خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسا درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بصد نیاز عرض کرنے لگے کہ اس کا درود کس قسم کا ہے تو محبوب جنت آفریں علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ اس کے درود کی یہ صورت ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْظَمَاءِ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ ۝

ملاحظہ فرمائیے کہ رسول اللہ ﷺ کو درود بھیجنے والوں سے کس قدر پیار ہے! اور درود کی ندرت، رسول اکرم ﷺ

کے ذوق سماعت کو کس قدر خوشگوار اور دل پذیر احساس عطا کرتی ہے؟ کہ اس دہماتی کو سرورِ دو عالم ﷺ اپنے قریب جگہ دیتے ہیں اور جس کو باعث کون و مکان اپنے قریب بٹھالیتے ہیں، وہ اللہ جل شانہ کی نظر میں بھی مقام قربت کا ہقدار بن جاتا ہے کیونکہ قرآنی مشرودہ ہے "وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" جس نے دربارِ رسول اللہ ﷺ میں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے، گویا کہ وہ ساتھ ساتھ خوشنودی خالق اکبر بھی پا گیا ہے۔

حضرت مقاتل بیضاوی فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرقوم ہے۔ جب دنیا میں کوئی بندہ خدا، محمد عربی، نبی امی ﷺ پر صلوة بھیجتا ہے تو اس فرشتہ کے ہر ہر بال، ہر ہر رواں، اس قاری صلوة الرسول کے لیے درخواست مغفرت کرتا ہے۔

امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالق دو جہاں کا باعث کون و مکان پر صلوة بھیجنایہ ایک ایسی واحد خصوصیت محمد رسول اللہ ﷺ ہے جس میں صرف ذات محمدی ﷺ ہی تنہا شریک ہے، کیونکہ اللہ جل شانہ کی صلوة کسی نبی یا رسول ﷺ پر قرآن میں یا کسی آسمانی کتاب و صحیفہ میں ثابت نہیں

ہے لہذا ہمارا بے نظیر نبی ﷺ وحدہ لا شریک کی صلوة میں شریک ہو کر تمام انبیاء و مرسلین سے امتیازی تمغہ حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہے۔

جو ہو محبوب اس در کا وہ محبوب الہی ہے جو ہو مردود اس در کا وہ مردود خدا ٹھہرے شیخ عبدالرحمن الصفوری رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایام ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے۔ اثنائے سفر ان کی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا۔ کہنے لگے میں مندرجہ ذیل درودوں کا ورد کر رہا تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوْدَانَ الْأَشْجَارِ
وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْأَزْهَارِ وَالشَّمَارِ
وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبَحَارِ وَصَلِّ
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
عَدَدَ مَا فِي الْبَرَارِيِّ وَالْبِحَارِ

اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ اے فحش! تم نے ملا کہ حفظ کو تمہارے درودوں کا ثواب لکھنے سے دنیا کی آخری گھڑی تک کے لئے عاجز و لاچار کر دیا ہے اور اللہ جل شانہ نے تمہارے لئے

جنات عدن اور نعمتہائے جنت عطا کرنے کی ذمہ داری بخوشی قبول فرمائی ہے۔

رنگ برنگ کی مدح نبی ﷺ انوکھے طرز کی صلوة الرسول ﷺ اللہ جل شانہ کو کس قدر پسند و مرغوب ہے، احاطہ عقل و فراست سے بعید ہے، کیونکہ اطاعت ملکوتی جب ان کے ثواب کو اپنے قلم کے احاطہ میں، زمانہ دراز کی فرصت و مہلت میں لانے سے عجز کا اعتراف کر رہی ہے، تو اندازہ بشری و قوت ذہن انسانی، رسول ﷺ کے درود کی عظمت و رفعت کی کیفیت کماحقہ، اظہار و بیان کس طرح کر سکے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طَبِّ الْقُلُوبِ
وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُورِ الْأَبْصَارِ
وَضِيَائِهَا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ
درود شفا: دل کی تکلیف اور آنکھوں اور بدن کے سب امراض سے شفا یابی کے لیے۔

دُرُودِ پَاک کی فضیلت جمعہ و جمعہ کے دن

فرمایا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے (جمعہ) کی چمکتی رکتی رات میں اور (جمعہ) کے چمکتے رکتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول) فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہور ہے، اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بے شک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے، تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

حضور اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے، لہذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہو گا، اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

میری امت! مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ جو ایسا کرے گا، قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔ (جامع صغیر ص ۵۴ ج اول)

اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے خالق کائنات جل شانہ اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو اس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
 فدا ہو کے تجھ پر، یہ عزت ملی ہے
 نہ کیوں کر کہوں یا جیسی انشائی!
 اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
 تیرے در کا دریاں ہے جبریل اعظم
 ترا صبح خواں ہر نبی ہر ولی ہے
 (امام احمد رضا بریلوی)

شب جمعہ اور روز جمعہ کے درودوں کا بذات خود رسول اللہ ﷺ کا اپنے کان مبارک سے سنا اور کثرت درود کے عادی کی موت پر خالق اکبر جل شانہ کا تمام مخلوقات کو مغفرت طلبی کا حکم صادر فرمانا ایک عجیب و غریب محبت الہی کا نقشہ و رضائے محمدی ﷺ کا خاکہ ہمارے سامنے کھینچ دیتا ہے! پھر بھی اگر ہم درود خوانی، مدحت نبی ﷺ سے غفلت برتیں، تو یہ ہماری بد قسمتی و محرومی کے سوا اور کیا ہے!!!

ایک رات مسجد نبوی ﷺ میں رسول پاک نماز تہجد ادا

کر رہے تھے۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ مبارک میں سلطان کونین رضی اللہ عنہ کا کرتہ سی رہی تھیں۔ رات اندھیری تھی۔ چراغ کی روشنی میں سلائی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا جھونکا آیا اور چراغ بجھ گیا، ساتھ ہی حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ بہت تلاش کی مگر سوئی ہاتھ نہ آئی۔ اتنے میں افضل العباد و سید الزہاد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز تہجد سے فارغ ہو کر حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی عکس چہرہ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے حجرہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا اس درجہ روشن ہو گیا کہ ام المؤمنین نے سوئی زمین پر دیکھ کر اٹھالی اور حیرت و خوشی سے عرض کیا ”مرحبا صد مرحبا“ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا منور و روشن چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا ہے جس کی روشنی سے اندھیرے کمرے میں گری ہوئی سوئی نظر آگئی یہ سن کر سید السادات، شافع مخلوقات علیہ الصلوٰۃ والسلام آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ ”اے عائشہ بڑی حسرت و افسوس و شومی تقدیر کی بات ہے جو اس چہرہ انور کو بروز محشر دیکھ نہ پائے گا“

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا کہ ”یا رسول

اللہ ﷺ وہاں آپ ﷺ کو کون نہ دیکھ پائے گا" ارشاد ہوا کہ "جو بخیل ہو گا" ام المومنین نے پھر دوبارہ عرض کیا کہ "بخیل کون ہے؟" فرمایا کہ "بخیل وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا"

حضرت مولا علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حضور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو حاوی ہو۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس درود پاک

کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ (سعادة الدارين ص

(۶۰)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ نوری فرشتے

وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں

اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم چاندی کی دواتیں اور نور کے

کانڈ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے والوں کا

درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادة الدارين ص ۶۱)

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم

علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن

قیامت قائم ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارد ہوگی، لہذا تم

اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک

میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام عنہم نے عرض کیا: یا

رسول اللہ ﷺ! کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہو

گا، حالانکہ انسان قبر میں جا کر بوسیدہ ہو جاتا ہے تو سرور انبیاء محبوب

کبریا ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے

اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے یعنی نبیوں کے جسم پاک

صحیح و سلامت رہتے ہیں، لہذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے

بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔ (سعادة

الدارین ص ۷۸) (ابوداؤد)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
(امام احمد رضا بریلوی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن
نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی باریہ درود پاک پڑھا اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا
(تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس
کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
(سعادۃ الدارین ص ۸۲)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے
سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہذا جب کوئی
بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار
میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا
کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے، تو اس پر دس رحمتیں
نازل فرما۔ (اقوال البدیع ص ۱۱۲)

”الملاذ والا عتصام“ میں حضرت خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”اے میرے امتیو! تم پر رومیوں کی مخالفت کرنا بروز اتوار لازمی ہے۔ صحابیوں نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟“ فرمایا کہ وہ لوگ اتوار کو گرجے میں جا کر غیر خدا کی عبادت کرتے ہیں، مجھے سب و شتم کرتے ہیں۔ میری بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تم لوگ اتوار کی صبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور بعد طلوع آفتاب، دو رکعت ”یا جنتی طاقت“ اللہ تعالیٰ تم کو عطا فرمائے ”نماز پڑھ کر مجھ پر سات بار درود بھیجو گے، پھر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور مومنین کے لیے دعائے مغفرت کرو گے، تو رب العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اس وقت کی دعا مستجاب ہے۔ جو بھی کار خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے۔“

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت ماب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سنیچر کے دن مجھ پر درودوں کی کثرت کئے جاؤ کیوں کہ یہود اس دن میری بدگوئیاں زیادہ کرتے ہیں۔ جس نے سنیچر کو مجھ پر سو درود بھیجے، اس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑا لیا اور میری شفاعت بروز قیامت اس کے لیے مجھ پر لازم ہو گئی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جس نے ہوز جمعہ مجھ پر ایک بار درود بھیجا، وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کی معیت میں اٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو حصہ ملنے کی گنجائش ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ عِيَالِهِ
 وَمَلَائِكَتِهِ وَجَمِيعِ مَخْلُوقِكَ
 الْآنَ وَتُصَلِّ عَلَيْنَا الْآنَ
 الْآنَ وَصَلِّ بِرَأْسِكَ وَسَلِّمْ

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اتنی تعداد میں درود اور خوب سلام بھیج جتنی تعداد میں تو نے اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات نے آج تک بھیجا اور اب تک بھیجتے رہیں گے۔)

شافعِ محشر وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ کا خود رو دیا کُننا

حضرت ابو درود صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم شفیع معظم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے، اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک کہ حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔ (جلاء الافہام لابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ ص ۶۳)

رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے وصال شریف کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار
میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص ۱۸)

صحابی رسول سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے 'میں نے
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ
کیا ہے جب میرا وصال ہو گا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے
والے کا درود پاک سنائے گا' حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور
میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی اور فرمایا اے ابو امامہ! اللہ
تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری
مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک
بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے میں اس
پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے
گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (درة الناصحین ص
۲۲۵)

نوبت در ہیں فلق خادم در ہیں ملک
تم ہو جہاں بادشاہ تم پہ کروڑوں درود
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
(امام احمد رضا بریلوی)

سليمان بن يحيى رحمه الله تعالى کا بیان ہے کہ میں خواب میں
 سید دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار
 رسالت میں عرض کی۔ ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! جو لوگ حاضر
 ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کا سلام
 سمجھ لیتے ہیں۔“ فرمایا۔ ”ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب بھی
 دیتا ہوں۔“ (سعادة الدارين ص ۱۴۱)

ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ
 حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام
 عرض کیا۔ میں نے روضہ انور کے اندر سے آواز سنی۔ وعلیک
 السلام یا ولدی (سعادة الدارين ص ۱۴۱)

عارف باللہ علی بن علوی رحمه الله تعالى کو جب کوئی مشکل
 درپیش ہوتی تو ان کو شفیع معظم نبی محترم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زیارت
 نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے پوچھ لیتے اور نبی محترم
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جواب سے سرفراز فرمادیتے اور جب شیخ موصوف تشہد
 یا غیر تشہد میں عرض کرتے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمنہ
 اللہ وبرکاتہ تو سن لیتے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں
 وعلیک السلام یا شیخ ورحمنہ اللہ وبرکاتہ
 اور کبھی کبھی السلام علیک ایہا النبی کو بار بار پڑھتے، جب

ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں جب تک آقائے دو جہاں ﷺ سے جواب نہ سن لوں، آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرور دو عالم ﷺ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی کا ولایتِ محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ سید الوجود رحمت دو عالم ﷺ اور خضر و الیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابو العباس مری قدس سرہ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور ﷺ کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقراء سے شمار نہ کروں۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۲)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

نُورٌ مِّنْ نُورِ اللّٰهِ

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رنخت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلہ عمر بھر کی ہے
کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایان در کی ہے
(امام احمد رضا بریلوی)

جامع المعجزات فی سیرۃ خیر البریات مطبوعہ مصر میں علامہ محمد
رہادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سبق آموز
روایت بیان کی ہے جسے امت اسلامیہ کے نامور خطیب سلطان
الواعظین حضرت مولانا غلام "ابو النور محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں"
نے "جان ایمان" سے نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ پڑھیے اور اپنے ایمان
و ایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہادی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی
نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ للعالمین
ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ!

آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو۔

ایک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام یا رسول اللہ ﷺ! وہ فرشتہ ایک توشان و شوکت اور رفعت و منزلت کی بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام یا نبی ﷺ یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام تخت پر دیکھا تو اس کو ایک دن افلاک پر اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار آج یاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی نہ یار

یا رسول اللہ ﷺ! میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ
وہی معزز و معظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا، آج بے کس و
تسا پھاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حل نہیں، رو رہا ہے اور
زار و قطار رو رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار ﷺ! جب میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے
انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال کے مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکار
اٹھا

لیلتہ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ماسوی سے بے خبر
سرور و کون محبوب خدائے بحر و بر
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم محمدؐ رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہ زوال
آ گیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال
بس اے جبریل! مجھ سے جو نہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ
جل شانہ اس بات پر اپنے جلال میں آگیا اور میری ساری عبادت
کے عدم قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا۔

نکل جا تو اس جگہ سے اے فرشتے پر غرور
 کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
 یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
 دور ہے جو میرے احمد ﷺ سے وہ مجھ سے دور ہے
 وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حب رسول ﷺ
 جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کلغذ کے پھول
 اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتبوب فرما کر مجھے تخت
 عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی
 مانگ رہا ہوں۔ تا حال میری توبہ منظور نہیں ہوئی۔ اے جبریل! تو
 ہی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔

یہ سن کر یارسول اللہ ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے
 اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی۔ آپ
 ﷺ کے صدقے اور واسطے سے اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و
 کرم جوش میں آیا۔ میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا۔ جبریل!
 اس معتبوب فرشتے سے کہو۔

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو درود
 تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود
 یارسول اللہ ﷺ! میں نے اسے کہا کہ حضور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود پڑھو تاکہ تجھے معافی ہو جائے۔ چنانچہ اس نے بڑے ذوق و شوق سے آپ پر درود و سلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا اور حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر پڑھتا رہتا ہے۔ درود اب آپ پر وہ بیشتر آخر میں سلطان الواغنین دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔ ”میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ“

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے کہ بجز حب نبی ذکر خدا مردود ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ یا محمد حبیب اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اللہ جل شانہ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالم بیخبری میں رکھا بعدہ مجھے پکارا کہ ”اے جبرئیل“ اس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے جواب میں کہا ”لبیک اللہم لبیک“ اے اللہ! بندہ حاضر خدمت ہے۔ اللہ جل شانہ نے حکم صادر فرمایا ”قدسنی“ میری پاکی و بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہو جا۔ میں خالق اکبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی ”مجھدنی“

اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہا، میں دس ہزار برس عظمت الہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر ندا آئی ”احمدنی“ میری حمد و ثناء کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس، تمہید الہی میں زندگی گزاری۔ اس کے بعد ”ساق عرش“ کے پردہ کو گرا کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری فرمایا، اس عرصہ نظارگی میں ”ساق عرش“ پر ایک سطر پر مرقوم پایا۔ اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہے۔ میں نے عرض کیا، یا خالق ذوالمنن! یہ ”محمد رسول اللہ“ کون ہیں۔ جواب آیا کہ، اے جبرئیل! اگر میرے ارادہ قدرت میں ”تخلیق محمد“ نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم، نہ سورج ہوتا نہ چاند، اور نہ ثواب ہوتا نہ عتاب۔ اے جبرئیل! اس محمد باعث تخلیق دو عالم پر صدقے جاؤ اور ہدیہ صلوات بھیجو۔

پس مجھ جبرئیل نے آپ پر یا رسول اللہ ﷺ دس ہزار برس درود بھیجا، اب یہ حقیر فقیر ناظرین و قارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرات کرتا ہے، کہ اپنے محبوب ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس عطاء عظمت و وقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اپنے خیال و گمان کے احاطہ میں لا سکتا ہے؟

جب جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتہ کو لیاقت خدمت و
 قابلیت دیدار رسول ﷺ کی خاطر احکم الحاکمین نے عرض
 دراز تک 'عالم بے خودی' عمل تقدیس 'تمجید و تمجید و نظارگی' 'ساق
 عرش' میں مشغول رکھنے کے بعد 'دس ہزار برس تک صلوات
 الرسول کا ورد کراتے ہوئے کمال مودب بنا لیا' پھر تو اللہ جل شانہ و
 عم نوال نے اپنے فضل محض سے "رسول کریم ﷺ"
 "ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مِسْكِينٍ مُطَاعٍ ثَمَّ
 أَمِينٍ" کی سند خدمت محبوب خالق کل 'جبرئیل علیہ السلام کو
 مرحمت فرمائی۔

اگر "ساق عرش" کی نظارگی جبرئیل علیہ السلام کو میسر نہ آئی تو
 "سدرۃ المنتهی" کو عبور نہ کر سکنے والا 'ٹاموس اکبر کو' عرش بریں
 تک پہنچ کر دیدار و لقاء الہی سے مشرف ہونے والے نبی شفیع معظم
 ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھنے سے عاجز رہ جاتا۔ جس طرح
 پتھروں پر تجلی الہی دیکھنے والے موسیٰ علیہ السلام کو نقاب چہرہ پر ڈالنے
 کا حکم ہوا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنے محبوب
 ﷺ کے عالم ساز رخسار منور پر منزل و مدثر کا نقاب چڑھا دیا
 تھا۔ تفسیر قرطبی میں سورہ رعد کی تفسیر کے ماتحت یہ حدیث شریف

نظر سے گزری ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ آپ رسالت ماب ﷺ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو، جل شانہ، تمہاری عزت کو برہاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے، مزید برآں، دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر متعین ہیں، جو صرف مجھ پر تمہارے درودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں، پھر ایک فرشتہ تمہارے منہ پر دربانی کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت بے خبری میں کوئی مضر شے داخل نہ ہونے پائے، اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں، پس یہ سب دس فرشتے ہوئے، جو ہر شخص کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔

الغرض خالق اکبر کا فقط ”صلوات النبی کی حفاظت و شمار کے لیے دو فرشتے ہر ہر شخص کے ہونٹ پر قائم کرنا“ حسب نبی ﷺ و عظمت صلوة مصطفیٰ ﷺ کی روشن دلیل

—

حضرت سرور کائنات و فخر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ ایک بار چاروں مقرب فرشتے، جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام و عزرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے۔ سب سے پہلے جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے، کہ یا رسول اللہ ﷺ جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار صلوات بھیجے گا۔ روز بعثت و نشور میں بذات خود اس کا ہاتھ پکڑ کر، کوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراط یوم القیامت سے گزر جاؤنگا۔

بعدہ، میکائیل علیہ السلام بول پڑے کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس شخص کو آپ کے حوض کوثر و تسنیم سے پلا پلا کر سیراب کروں گا۔

پھر اسرافیل علیہ السلام پکار اٹھے کہ یا رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں پیش خدا سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیل علیہ السلام نے وعدہ فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی روح کو میں اس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی روحوں کو قبض کرتا ہوں۔

اب اگر کوئی صراطِ قیامت کو جبرئیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑے
 کوندتی ہوئی بجلی جیسی سرعت سے عبور کرنا چاہے، جو میکائیل علیہ
 السلام کے ہاتھوں کوثر سے سیراب ہونے کی خواہش رکھے۔ جو
 اسرافیل علیہ السلام کی مغفرت طلبی کے سجدہ کی تمنا رکھے اور جس
 کو عزرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں نبیوں جیسی جاں کنی کا ارمان دل
 میں ہو، وہ ہرگز ہرگز صلوات الرسول سے بخلی و لاپرواہی نہ برتے
 گا۔ بلکہ اپنی آسانی و سہل ترین جاں کنی کی خاطر درودِ کثرت پر
 جان دیگا۔

صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 يُطْفِئُ النَّارَ بِنُورِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

دوزخ کی آگ سے حفاظت اور

دنیا کی آگ کے اثرات سے بچاؤ کی خاطر اس درود شریف کا ورد کریں۔

أَنَا مُسْتَجِيرٌ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

آپ کو کس دشمن کا سامنا ہو یا آپ چاہتے ہوں کہ کوئی کام بہت معمولی وقت میں ہو جائے تو
 صبح و شام ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

درود پاک کا ورد اور انعامات کی بارشیں

حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب دلائل الخیرات ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے وضو کا ارادہ کیا۔ دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سلمان (رسی ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا ”آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟“ فرمایا ”بیٹی! مجھے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔“

اس نے پوچھا ”آپ کا نام کیا ہے؟“

فرمایا ”مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں۔“ یہ سن کر اس بچی نے کہا۔ ”اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح وثناء کے ڈنگے بج رہے ہیں مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے۔“

یہ کہہ کر اس بچی نے کنویں میں اپنا لعاب دہن (تھوک) ڈال دیا۔ تو آنا ”فانا“ پانی کناروں تک آ گیا بلکہ زمین پر بسنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے پوچھا ”بیٹی! میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟“

بچی نے کہا ”یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اس ذات گرامی پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہ نے وہاں قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”دلائل الخیرات“ ہے۔“ (سعادت الدارین ص ۱۴۴)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
(امام احمد رضا بریلوی)

یہی وہ حضرت شیخ جزولی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کے متعلق یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات ص ۴)

نیز حضرت شیخ جزولی رضی اللہ عنہ ”صاحب دلائل الخیرات“ قدس سرہ کے وصال کے ستر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس (جگہ کا نام) سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے۔ بلکہ جب آپ کا وصل ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے، بلکہ کسی نے براہ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دپایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آرہی تھی۔ پھر تھوڑی بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی۔ جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے، اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری ہماری درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات ص ۳)

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے یوں نہ فرمائیں تیرے شاہد کہ وہ فاجر گیا
(امام احمد رضا بریلوی)

عمد رسول ﷺ میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کی تذلیل کے قصد سے، اپنے باغ میں کام کرنے والے، ایک غریب مسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا، حالانکہ وہ اونٹ حقیقت میں اس غریب مہاجر مسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار منافقوں کے ہاتھ کچھ رقم تھما کر، جھوٹی گواہی دینے کیلئے آمادہ کر لیا۔ یہودی نے اس نادار مسلمان کو چوری کا جرم ثابت کرنے کے لیے بارگاہ

اور اونٹ سے ہی پوچھ لیں کہ اس کا سچا مالک کون ہے؟ رسول
برحق ﷺ نے یہودی سے واپس اونٹ کو اپنے سامنے لا کر
پوچھا کہ اے بے زبان اونٹ! بتا تیرا سچا مالک کون ہے؟ اب
قدرت الہی اور معجزہ مصطفوی ﷺ کی بنا دیکھو، اونٹ نے
فصح عربی زبان میں بولنا شروع کیا "انا لهذا المسلم وان
هولاء الشهود لکاذبون" کہ یا رسول اللہ ﷺ میں
اس مسلمان کا ہوں اور یہ مدعی یہودی اور سب گواہ سراسر جھوٹے
ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے اس یہودی کو نا مراد لوٹا دیا اور
اس غریب مہاجر صحابی کو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ مجھے بتا تو کون سا
ایسا عمل کرتا ہے جس کے سبب سے اللہ پاک نے تیری سچائی کے
اظہار کی خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی؟

اس عاش رسول ﷺ نے روتے ہوئے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے پیٹ پالنے
کیلئے دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی، صرف رات کو تھوڑا
سا وقت نصیب ہوتا ہے اور میں اس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں
رکھتا، جب تک آپ پر سو دفعہ صلوات کا ورد ختم نہ کر لوں یہی میرا
عمل ہے، یہی زاد راہ آخرت ہے۔

نصیر رحمت ہر عالم ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اس درود

کی برکتوں نے دنیا میں دست بریدگی کی رسوائی سے تجھے بچالیا اور
آخرت میں تو غضب الہی سے نجات پا گیا۔

وہ دل پتھر سے بدتر جو نہ ہو شیدا محمد ﷺ کا
وہ سر کس کام کا جس میں نہ ہو سودا محمد ﷺ کا
کوئی مانے نہ مانے، انکے رتبے میں کمی کیا ہو
کوئی چاہے نہ چاہے، ہے خدا شیدا محمد ﷺ کا
محمد ﷺ کی اطاعت ہی، خدا کی عین اطاعت ہے
وہی تابع خدا کا ہے، جو ہے تابع محمد ﷺ کا
فرشتے آسمان سے، روز آتے ہیں زیارت کو
کہاں وہ عرش اعظم ہے، کہاں روضہ محمد ﷺ کا
ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس
خیرات کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ چند کافروں نے آپ کا مذاق
اڑانے کے لئے ایک سائل کو آپ کے پاس بھیجا۔ اس نے آکر
خیرات کے لئے دست دراز کیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی
اور سائل کی ہتھیلی پر دس بار درود شریف پڑھ کر پھونک مار دی اور
فرمایا اس مٹھی کو وہاں جا کر کھولنا جہاں سے تم آئے ہو۔ یہ تمام منظر
سائل کے کافر ساتھی بھی دیکھ رہے تھے اور دل ہی دل میں خوش ہو
رہے تھے کہ ان کا ساتھی خالی ہاتھ واپس آ رہا ہے۔ سائل اپنے کافر

کے تینوں ہل مبارک کو لے کر بڑے بھائی کو کل مل دے دیا۔ تھوڑے عرصے میں بڑے بھائی کا تمام مل ضائع ہو گیا اور وہ مفلس بن گیا ایک رات اس مفلس بھائی نے رسول اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اپنی غریت و تلواری کی شکایت کی۔ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اے محروم و بد قسمت! تو نے میرے ہل مبارک کی توقیر نہ کی، بلکہ دنیا کو ان پر ترجیح دی، لیکن وہ تیرے چھوٹے بھائی نے میرے بالوں کا اس قدر احترام کیا کہ سب اموال میراث، ترک کر کے میرے بالوں کو حاصل کیا۔ وہ ان ہل مبارک کو دیکھ دیکھ کر بڑی محبت و توقیر سے مجھ پر صلوات بھیجتا رہا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو میرے بالوں کی تعظیم اور کثرت صلوات کے نتیجے میں دنیا و آخرت کا رکھیں بنا دیا ہے، اس نے سعادت دارین حاصل کر لی اور تو محروم رہ گیا، جاگنے کے بعد بڑا بھائی بہت افسوس کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کا پتہ ڈھونڈھ نکال کر اس کی خدمت میں پہنچا اور اس کے خادموں میں شامل ہو کر ذلت بھری زندگی گزاری۔

اب غور کیجئے کہ صلوات رسول ﷺ اور توقیر نبوی ﷺ انسان کی دینی و اخروی زندگی کو سنوارتی ہے، اور جو بے اعتنائی برتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت دین و دنیا میں اس

سے دور بھاگ جاتی ہے۔

ہم یہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افکن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو
بھینی خوشبو سے نمک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو
(امام احمد رضا بریلوی)

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِسْحَاقِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

دردِ غزنیہ فضائل و برکات

برمانہ و سانا جمعہ بعد عیدینہ منورہ کی جانب مندرجہ سو تہہ دردِ پاک پڑھنے سے بڑے شہانہ فضائل بہ حاصل ہوتے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
قَدْ ضَاقَتْ حِيلَتِي فَأَدِّرْ كُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

دردِ صل الشکلات

ہر شعل کے صل کے لیے سونے سے بیسے بارہ سو تہہ تراکب معین تفسد اوڑیں پڑھیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام متحیر ہوئے چونکہ مامور تھے تعلم الہی بجا لائے۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر بارگاہ الہی میں عرضی پیش کی کہ بار الہی یہ معاملہ کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے موسیٰ میرے بندوں نے جو کچھ اس کی بیجا حرکتیں اور خطائیں دیکھیں۔ وہ اس سے سو گناہ یا وہ خطا کار ہے۔ لیکن ایک دن اس نے تورات کی تلاوت کی۔ اثنائے تلاوت جب اس کی نظر میرے محبوب ﷺ کے نام اقدس پر پڑی اور صفت رسول کو دیکھا۔ محبت محمدی ﷺ اس کے دل میں جاگ اٹھی۔ اس نے اس ورق کو جس پر میرے محبوب خاتم الانبیاء ﷺ کا نام لکھا تھا، خوب چوما اور پیار کیا اور چہرے سے بار بار لگایا۔ لہذا میں نے اس کو اپنے محبوب ﷺ کے نام کا احترام کرنے پر بخش دیا اور اپنے دوستوں کی فرست میں اس کا نام درج کروا دیا۔

اے گدا نے محمدی ﷺ اپنے آقا کی صفت سن لی؟ اگر ایک یہودی احترام نام نبی ﷺ کے وسیلہ سے مقام عزت اور راہ نجات حاصل کر لے اور ہم اقیان محمد اور جان ثاران احمد ہو کر ورد درود سے محروم رہ جائیں اور بروز محشر ساقی کوثر کے دست مبارک سے آب کوثر بطور انعام پانے کی نوبت نہ آئے تو اس سے زیادہ حسرت و افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مسجد نبوی ﷺ میں معتکف تھے۔
 اچانک امیر المومنین امام جعفر المنصور پانچ سو لشکر کے ہمراہ امام مالک
 رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہو کر بلند آواز میں کچھ پوچھنے لگے، تو حضرت
 امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! اس مسجد میں اپنی آواز
 کو بلند ہونے نہ دیجئے کیونکہ اللہ جل شانہ نے قوم مسلم کو قرآن
 مجید میں ادب کا طریقہ بتایا ہے اور رب دو جہاں نے فرمایا ہے۔ "لا
 تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ"
 الایہ۔ "یعنی اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو رسول ﷺ کی
 آواز سے بلند مت کرو اور رسول پاک ﷺ سے بوقت گفتگو
 آہستگی اور نرمی اختیار کرو"۔ یہ سن کر امیر المومنین نادوم و خاموش
 ہو گئے۔ بعدہ آہستہ و سرگوشی کے لہجہ میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ
 سے دریافت کیا کہ حضرت میں نے زیارت رسول ﷺ کر لی
 ہے۔ اب دعا کرنا باقی رہ گیا ہے، لہذا آپ ایک امام ہیں، پوچھتا ہوں
 کہ وقت دعا کیا قبلہ کی طرف منہ کروں، یا رسول ﷺ کی
 طرف رخ کروں؟ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "خبردار اپنے چہرے کو
 رسول اکرم ﷺ کی طرف سے ہرگز نہ پھیرئے، تیرے اور
 تیرے باپ آدم علیہ السلام کے وجود کا وسیلہ ذات محمد ﷺ
 ہے۔ رسول پاک ﷺ کی طرف منہ کر کے اپنی تمنائیں

یا خیر من دنت بالقاع اعظم
 قطاب من طیحین القاع والا کم
 نفسی اشداء لتبر انت ساکن
 فی اعفاف و فی الجود و الکریم
 (ترجمہ) اسے بہترین و ہنرات کہ اس میدان میں ان کا جسم اطہر
 مدفون ہے جس کی خوشبو سے میدان اور نیلے ملک اٹھتے ہیں۔

میری جان اس قبر انور پر خدا جس میں آپ ﷺ
 تشریف فرما ہیں اس میں پاکدامنی ہے اور اس میں جو دو کرم ہے۔
 اس کے بعد اعرابی چلا گیا۔ تھی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
 مجھے اونگھ آگئی۔ میں نے خواب میں رحمت ہر عالم ﷺ کی
 زیادت کی آپ ﷺ نے فرمایا۔ تھی! اعرابی کے پاس جاؤ
 اور اسے خوشخبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔
 امام احمد رضا بریلوی برکات امداد ص ۸

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا
 ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكَلِّمْنَا غَفْلَةً عَنِ ذِكْرِ الْغَافِلُونَ

ترجمہ: اے اللہ!

میری دعا ہے کہ تو اپنے پیغمبر اور مولا محمد کو جیسا کہ
 یاد کرنے والے یاد کرتے ہیں اور غافلوں کے بارے میں غافل نہ رہے۔

جنت کی اصل نور محمد ﷺ

شیخ غلامہ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الابرار میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سیدنا عبدالعزیز الدبائح رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ ہر مومن کا درود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اس بات میں ذرہ بھر شک نہیں کہ رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجنا افضل الاعمال ہے کیونکہ صلوٰۃ یعنی درود شریف ان فرشتوں کا خالص ذکر ہے جو اللہ پاک نے جنت کے چاروں طرف مقرر فرما رکھے ہیں اور درودوں کی برکت ہی سے جنت کی وسعت و کشادگی ہوتی رہتی ہے کیونکہ جب جب کہ وہ فرشتے اطراف جنت میں ورد درود کرتے ہیں جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذکر درود سے رکتے نہیں اور جنت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رکتی نہیں فرشتوں کا درود جاری رہتا ہے اور جنت کی وسعت ذکر صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور جنت کا وسعت اختیار کرنا اس وقت بند ہو جاتا ہے جب فرشتے ورد درود سے ذکر تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں مگر فرشتے اس وقت تک ذکر صلوٰۃ و درود میں مشغول رہتے ہیں جب تک اللہ جل شانہ جنت میں اہل جنت پر جلوہ کری نہیں فرماتا جب اللہ پاک جنتیوں پر جلوہ افگنی فرماتا ہے اور اس

جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں، تو فرشتے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ملائکہ تسبیح شروع کر دیتے ہیں، جنت کی توسیع رک دی جاتی ہے اور جنت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اور سکون اختیار کر لیتی ہے۔

اگر جنت کے اطراف کے فرشتے ان کی تخلیق کے وقت سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے، تو جنت اپنی حد سے ذرہ بھر نہیں بڑھتی اور وسعت نصیب نہ ہوتی تو یہ جنت کا وسعت پانا بھی حضور سرور دو عالم ﷺ کے درودوں کی برکت سے ہے۔

عرش بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ اتری ہوئی شبیہ تیرے بام و در کی ہے وہ خلد جس میں اترے گی ابرار کی برات اوتا پچھاور اس میرے دلہا کے سر کی ہے (امام احمد رضا بریلوی)

شیخ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد حضرت عبدالعزیز الدبغ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ جنت صرف رسول اکرم ﷺ کی صدائے درود سے کیوں بڑھتی ہے؟ باقی اذکار اور تسبیحوں سے کیوں نہیں بڑھتی؟ تو حضرت

نے فرمایا کہ جنت کی اصل رسول اللہ ﷺ کا نور پاک ہے تو جس طرح بچہ اپنی ماں کے لئے تڑپتا اور مچلتا ہے اور جب اپنی ماں کی آواز یا آہٹ سن لیتا ہے تو بچہ اشتیاق و محبت سے اس آواز و آہٹ کی طرف لپک پڑتا ہے تاکہ ماں کی گود سے سیرابی و سکون حاصل کرے۔

بالکل اسی طرح اطراف جنت کے فرشتے ذکر نبی ﷺ اور درود رسول ﷺ میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنت اپنی اصل کے اشتیاق کی بناء پر صلوة رسول ﷺ کی پکار کی طرف ہر طرف سے دوڑ پڑتی ہے فرشتے جنت کو جگہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹتے رہتے ہیں پھر نینجہ جنت اپنی تمام جنتوں میں وسعت اختیار کرتی جاتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالعزیز الدبغ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ارادہ الہی نہ ہوتا اور اللہ عزوجل جنت کو روک نہ رکھتا تو ضرور جنت رسول پاک ﷺ کی زندگی میں دنیا کی طرف نکل پڑتی اور جہاں جہاں رسول ﷺ ہوتے جنت بھی وہیں ساتھ ہوتی جہاں جہاں رسول ﷺ چلتے جنت بھی ساتھ ساتھ چلتی جہاں رسول ﷺ رات بسر فرماتے جنت بھی وہیں رات گزارتی تو نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ اگر اللہ جل شانہ جنت کو اپنی

مرضی پر چھوڑ رکھتا تو جنت اپنی مقررہ جگہ سے نکل کر مکہ المکرمہ،
 پھر مدینہ المنورہ پہنچ جاتی، کبھی میدان بدر، کبھی خیبر، کبھی حدیبیہ کا
 سفر کرتی، اور قدم رسول ﷺ کو اپنا مسکن و جائے پناہ بنا لیتی۔
 لیکن اللہ جل شانہ نے جنت کو، حضرت سید دو عالم
 ﷺ کی طرف نکل جانے سے اس لیے روک دیا تھا کہ اپنے
 بندوں کا امتحان ہو جائے کہ کون جنت دیکھے بغیر محمد ﷺ کی
 غلامی اختیار کرتا ہے اور کون تنقید کرتا ہے اور کون منہ پھیر لیتا
 ہے۔ اگر جنت بذات خود قدم رسول ﷺ پر لوثی جاتی تو دنیا
 میں ہر فرد بشر ذات خیرا بشر ﷺ پر مفتون و قریبان ہو جاتا اور
 مطیع بندوں کا امتیاز نہ ہو سکتا۔ لہذا اللہ پاک نے رسول ﷺ
 کی دنیوی زندگی سے جنت کو دور رکھ کر اطاعت رسول ﷺ
 کا امتحان بندوں سے لیا ہے۔ جبھی تو اللہ پاک نے اپنے کلام پاک
 میں بندہ کو تنبیہ اور اشارہ فرمایا ہے۔ وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
 أَطَاعَ اللَّهَ یعنی جس نے میرے رسول ﷺ کی مان لی تو ضرور
 اس نے میری مان لی ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ عرفان رسول
 ﷺ الہی ہے، ذکر رسول ذکر الہی ہے۔ مدح رسول
 ﷺ حمد الہی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حیوانات و نباتات اور درود و سلام

ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن وہ درود پاک پڑھ رہا تھا۔ دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آرہی ہے اور وہ درود پاک سن رہی ہے۔ بعد ازاں وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔ وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے خرید لی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی دعوت کروں گا۔

وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح بنا کر پکاؤ۔ اس نے مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی۔ مچھلی کا پلنا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی تھی۔ جب آگ جلاتے بچھ جاتی تھک بار کر دربار رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا۔ حضور سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ ”دنیا کی آگ کیا اسے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی۔ کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پاک پڑھ رہا تھا، یہ سنتی رہی ہے۔“ (منقول از وعظ بے نظیر ص ۲۲)

وہ خاص اونٹ جس پر آقا حضور ﷺ سواری فرماتے

تھے 'غضباء' (اونٹ کا نام) تھا۔ یہ اونٹ جب بارگاہ آقا و مولا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوا تو فصیح عربی زبان میں سلام عرض کیا۔ پھر بتایا کہ جنگل کے جانور رات کے وقت میرے اردگرد جمع ہو جاتے اور کہتے تھے۔ "اسے نہ چھیڑنا" یہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سواری ہے۔" اس نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر شکر ادا کیا کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ گیا ہے۔ پھر اس نے درخواست کی کہ مجھے جنت میں آپ کی سواری بنایا جائے اور میری پشت پر کوئی دوسرا سواری نہ کر سکے۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور پھر وہ آپ کی سواری میں رہا اور حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پر وہ فرمانے کے چند دن بعد اس نے جان دے دی۔ (معین واعظ کاشفی۔ معارج النبوت فی مدارج الفتوت۔ جلد سوم ص ۶۰۱)

جس طرح حیوان حضور سید عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے امر کے مطیع تھے، اسی طرح نباتات بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فرمانبردار تھے۔ چنانچہ درختوں کا خدمت اقدس میں آنا، سلام کرنا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رسالت کی گواہی دینا احادیث کثیر سے ثابت ہے۔ ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب میری طرف وحی بھیجی گئی تو

میرا گزر جس پتھریا درخت پر ہوتا وہ یوں سلام عرض کرتا "السلام
 علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم"۔ حضرت عبداللہ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بنی عامر بن نضیر میں سے ایک
 دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
 کرنے لگا۔ "میں کیسے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔"
 آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں اس کھجور کے درخت کی شاخ
 کو بلاؤں تو کیا تم میری رسالت کی گواہی دو گے؟ اس نے کہا ہاں!
 پس آپ ﷺ نے شاخ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ شاخ درخت
 سے (از خود) الگ ہوئی اور زمین پر گری۔ پھر سجدے کرتی ہوئی
 آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آکھڑی ہوئی۔ حضور
 ﷺ نے فرمایا۔ واپس جاؤ۔ وہ واپس اپنی جگہ درخت پر جا کر
 لگ گئی۔ ایسی جیسے کبھی وہاں سے اتری ہی نہ تھی۔ یہ دیکھتے ہی اس
 اعرابی نے کلمہ پڑھا اور دولت ایمان سے مالا مال ہو گیا۔ اس حدیث
 کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام دارمی ترمذی، حاکم، بیہقی، ابو
 نعیم، ابو یعلیٰ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔
 عالم ترمذی نے صحیح کہا۔ نیز امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے
 خصائص الکبریٰ جلد دوم میں تحریر فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ ایک دن مجھے حضور سید عالم نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ مکہ

کر واپس آگئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی یا حبیب اللہ! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔ (القول البدری ص

(۱۳۸

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ
مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

فقہاء اہل اہلبیت سے فحمت کے لیے بعد نماز بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ عَدَدَ كَمَالِ اللَّهِ وَكَمَا يَلِيقُ بِكَمَالِهِ

ایک مرتبہ یہ دو پاک پڑھنے سے

چودہ ہزار مرتبہ دو پاک پڑھنے کا ثواب ملت ہے۔

جان کنی کے وقت برکاتِ دروپاک

ایک مریض نزع کی حالت میں تھا۔ اس کا دوست بیمار داری کے لئے آیا اور دیکھ کر پوچھا ”اے دوست! جان کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟“ جواب دیا ”مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص صیب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرے اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔“ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۹/۲)

خلاد بن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ پر جب جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا ملا جس پر لکھا ہوا تھا۔ ہذہ براءۃ من النار لخلاد بن کثیر لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا کیا عمل تھا۔ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۱۹۷)

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔

تھی کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جانکنی کی حالت میں نداوی۔
 ”اے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ! میں آپ سے محبت رکھتا
 ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔“

ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ
 آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا۔
 فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ
 کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر جب اس کی تجمیز
 و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتھ
 سے آواز سنی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی
 کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب ﷺ پر
 پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو
 کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا
 ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (دورۃ الناعمین ص ۱۷۲)

بستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
 بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
 (امام احمد رضا بریلوی)

حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ قدس سرہ مکان شریف
والوں کی مسجد میں روزانہ نماز عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار
بار درود پاک (حضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحب کشف نے دیکھا کہ
آپ کی مسجد کثرت ذکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور
رہتی ہے۔ گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔ (ماہنامہ سلسبیل شوال
۱۳۸۳ھ ص ۲۸)

شیخ احمد بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل
شیراز میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے
محراب میں کھڑے ہیں اور انھوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا
ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو کہ موتیوں سے جڑاؤ ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ
تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت
میں داخل کیا۔ پوچھا ”کس سبب سے؟“ تو جواب دیا کہ میں نبی
اکرم رسول محترم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا۔ یہی
عمل کام آیا ہے۔ (القول البدیع - ص ۱۷۱)

شیخ حسین بن احمد مطامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”میں نے
اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابو صالح موزن کو دیکھنا
چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں موزن کو

دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو صالح!
مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو۔ تو فرمایا۔ ”اگر مصطفیٰ
ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں
تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔“ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے۔ میں
چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ”جا کر نماز عشاء کے
بعد چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد
سورۃ الماکم التھاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم
ﷺ پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا۔“

اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ جب سو گئی تو اس نے خواب میں
اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ گندھک کا لباس پہنا ہوا
ہے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہ کی
خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر۔
شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ بعد ازاں حضرت خواجہ قدس
سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس

پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔
اس نے دیکھ کر عرض کی۔ ”حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟“
حضرت خواجہ نے فرمایا ”نہیں“۔

عرض کیا۔ ”حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ
سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔
اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا۔ ”اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری
حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔“

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی۔ ”حضرت! جیسے میری والدہ نے
بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس
قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش
نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور
اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس
درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے اور
سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔“
(القول البدیع ص ۱۳۱، نزہتہ المجالس ص ۳۲، سعادت الدارین ص
۱۲۲)

حرمائے نصیب ہوں تجھے امید گاہ کہوں
جان مراد کان تمنا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب ستاحی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
(امام احمد رضا بریلوی)

ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن
کافس و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ
اس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں
نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت
نصیب ہوئی۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو
میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفیٰ ﷺ پر
بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی
ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود
پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔
(نزحتہ المجالس ص ۱۱۳/۲)

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولا میرے آقا تیرے قربان گیا
(امام احمد رضا بریلوی)

یہ لکھ کر حبابہ صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے

المورد العذب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوة کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

ابو زرعة رحمہ اللہ تعالیٰ کو بعد موت جعفر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے یعنی فرشتوں کو نماز پڑھاتا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو زرعة! یہ درجہ تو نے کیسے حاصل کر لیا۔ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث مبارکہ لکھی ہیں۔ اور یوں لکھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہر بار سید دو عالم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ درود پاک لکھا ہے اور سرور کونین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے"۔ (شرح الصدور ص ۱۲۳ - سعادة الدارين ص ۱۲۸)

علامہ ابن نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا" ان کے وصال کے بعد ان کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب ان سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۱۸) منصور ابن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ کو موت کے بعد کسی نے

خواب میں دیکھا اور پوچھا ”اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ خواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا ”تو منصور بن عمار ہے؟“ میں نے عرض کی اے رب العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا ”تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا۔“

میں نے عرض کیا۔ ”یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثناء کی۔ اس کے بعد تیرے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھا“ اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”تو نے سچ کہا ہے“ اور حکم دیا۔ ”اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو۔ تاکہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔“ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

ابھی جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
 للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
 آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
 پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گے
 (انام احمد رضا بریلوی)

ہناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سید
الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول
اکرم ﷺ میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ
آگے بڑھا کر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا
اور عرض کی۔ ”یا رسول اللہ ﷺ! میں اصحاب حدیث سے
ہوں اور اہل سنت سے ہوں اور غریب ہوں۔“

یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا
کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟
اس کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا تو صرف صلی اللہ علیہ
نہیں بلکہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۸)
رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
(امام احمد رضا بریلوی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْإِلَهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

• ودغوشیہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمبوسی توجہ حاصل کرنے کے لیے ہر روز ایک نذرہ وقت پڑھیں

درود شریف کے فوائدِ روزِ محشر

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم نور مجسم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا، کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درودِ پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ (القول البدیع ص ۱۲۳، سعادت الدارین ص ۶۶)

ایک میں کیا میرے عسیاں کی حقیقت کتنی مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا (امام احمد رضا بریلوی)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہو گا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے (سعادت الدارین ص ۶۸)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الہی کے پاس سبز حلقہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ جیب خدا ﷺ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے۔ ”اے اللہ تعالیٰ کے جیب ﷺ! آپ کے ایک امتی کو ملا کہ کرام دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔“ سید دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ ”یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا۔“

”اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!“ فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے۔ ”یا جیب اللہ ﷺ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کر سکتے ہی نہیں۔ اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربار الہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر دربار الہی میں عرض کریں گے۔ ”اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔“

تو عرش الہی سے حکم آئے گا۔ ”اے فرشتو! میرے جیب
 ﷺ کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے
 چلو!“ فرشتے اس کو فوراً ”میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب
 اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا
 سفید کٹنڈ نکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے
 پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہو گا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا۔
 اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں۔ اس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب
 فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا۔ ”اے میرے
 رب کے فرشتو! ٹھہرو“ اس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں۔“

سن کے یہ عرض مری بحر کرم جوش میں آئے
 یوں ملائک کو ہوا ارشاد ٹھہرنا کیا ہے
 ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور
 اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے
 لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوار ام
 آگنی جاں تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے
 چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
 حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

سجائی گئی جیسے کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں پھجھور کی گئیں جیسے کہ دولہا پر پھجھور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا ”کس عمل کے سبب؟“ فرمایا۔ ”رسالہ میں جو درود پاک لکھا ہے اس کے سبب۔“ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے۔ صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ میں بیدار ہوا صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انھوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادة الدارين ص ۱۱۸) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کما حقہ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ اسپین کا ایک لوہار تھا اور وہ ”اللهم صل على محمد“ کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔

جب میں نے اس سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد یا عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا۔ اس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔ (نور بصیرت از میاں عبدالرشید صاحب اخبار نوائے وقت)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ تعالیٰ جلیل القدر تعالیٰ ہی آپ ملک شام سے منہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روزہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔

(فتح القدیر)

ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشدد میں بیٹھے تو نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ ”اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں ایسا محو ہوا کہ درود پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سکر آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ ”کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں سب عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں۔ جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دی جائیں گی ان میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔“ (درۃ الناصحین ص ۱۷)

میں شار تیرے کلام پر ملی یوں تو اس کو زباں نہیں وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مفر جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو نہ یہاں نہیں تو وہاں نہیں (امام احمد رضا بریلوی)

ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ ”میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا۔ ”یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر درختوں کے پتوں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج! اپنے نبی پر پھولوں اور پھولوں کی گنتی برابر، یا اللہ! درود بھیج! اپنے رسول پر! سمندروں کے قطروں کے برابر۔“

یا اللہ! درود بھیج ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔“

تو باتلف سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہت المجالس ص ۱۰۹)

بن کے تلووں کا دھون ہے آب حیات ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ
(امام احمد رضا بریلوی)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے (سعادت الدارین ص ۶۸)۔

اذان کے ساتھ درود و سلام

بعض لوگ اذان کے آغاز میں یا اس کے بعد درود و سلام پڑھے جانے پر اعتراض کرتے ہیں، اسے اذان میں اضافہ گروانتے ہیں۔ بعض حضرات وضاحتی جواب میں کہتے ہیں کہ وہ اذان اور درود پاک کے درمیان وقفہ دیتے ہیں۔ میرے نزدیک نہ یہ اعتراض درست ہے نہ جواب۔

درود و سلام پڑھنے کے سلسلے میں کوئی وقت مقرر ہے، نہ کوئی خاص طریقہ۔ اذان اور درود پاک میں فرق بھی ہے اور اس کی اقدار مشترک بھی ہیں۔ اذان سنت موکدہ ہے، بعض کے نزدیک واجب ہے اور درود و سلام کہیں فرض ہے، کہیں مستحب۔ لیکن مستحب بھی پڑھنے کے لحاظ سے ہے، ثواب کے اعتبار سے فرض ہی ہے۔ اذان کے الفاظ مقرر ہیں، درود پاک کے الفاظ مقرر نہیں ہیں، یہ کسی صیغے میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اذان کے اوقات مقرر ہیں، درود و سلام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ معنی یہ ہے کہ اذان کے ساتھ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اذان کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے دی جاتی ہے، درود شریف کے لیے کوئی سمت مقرر نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اذان

دینے والا عاقل ہونا چاہئے، درود و سلام پڑھنے والا عاقل و بالغ نہ بھی ہو تو پڑھ سکتا ہے۔ لیکن مفہوم یہ ہے کہ جو اذان دے سکتا ہے، وہ بھی درود و سلام پڑھ سکتا ہے۔ اذان کے وقت موذن کانوں میں انگلیاں دیتا ہے، درود و سلام کے لیے ایسی کوئی قدغن نہیں۔ لیکن معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کانوں میں انگلیاں دے کر درود شریف پڑھے تو بھی ممانعت پانچ نہیں ہے۔ اذان کھڑے ہو کر دی جاتی ہے، درود خوانی کے لیے ایسی کوئی قید نہیں۔ یعنی درود پاک بیٹھ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے، کھڑے ہو کر بھی۔

اذان اور درود و سلام میں فرق یہ ہے کہ اذان کے سلسلے میں کچھ قیود ہیں، درود و سلام کے معاملے میں نہیں۔ اور ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ جس صورت میں، جس وقت، جس کیفیت و حالت میں اور جس طرح اذان دی جاسکتی ہے، اس طرح بھی درود و سلام پڑھا جا سکتا ہے۔

اب درود و سلام کے حکم اور اذان کے حکم کی حیثیت بھی دیکھ لینا چاہئے۔ درود و سلام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اس حقیقت کے اعلان کے بعد دیا ہے کہ وہ خود اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں۔ اذان کا حکم قرآن پاک میں نہیں ہے۔ اس بارے میں تو صلاح مشورہ کیا گیا، مختلف صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے اپنی اپنی

رائے دی کہ نماز کا وقت ہو جائے تو مسلمانوں کو اس کی اطلاع دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ پھر اذان کے الفاظ بھی صحابہ ہی کے تجویز کردہ ہیں (یہ درست ہے کہ آقا و مولائے کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کی منظوری عطا فرمائی)۔ اذان ایک فرض کی طرف بلائے کا طریقہ ہے اور درود و سلام ثواب کے لحاظ سے فرض ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے اور سنت خداوندی ہے۔۔۔ اس لیے اگر اذان سے پہلے یا بعد میں درود پاک پڑھ لیا جائے تو ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اذان میں یہ اضافہ خوش آئند ہے، اس سے اذان کو چار چاند لگ جائیں گے، اس کی تنقیص کا کوئی موقع نہیں۔

پھر، درود و سلام تو نماز میں پڑھا جاتا ہے، وہ نماز کا حصہ ہے۔ اگر اذان کا حصہ بن جائے تو کیا حرج ہے!

(راجا رشید محمود۔ درود و سلام۔ ص ۹۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَوةً دَائِمَةً تَبْدُوَامُ مَلِكِ اللَّهِ

سَلَوَةُ السَّعَادَاتِ

جہ روز ایک عین بات پر ایک عین تمہارا پستہ سب سے صل ہو باقی ہے

زمین وزماں تمہارے لیے

شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون) اپنی کتاب تحفہ درود شریف میں لکھتے ہیں کہ حضرت عین النعیم محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت سے قبل آسمان اپنی بلندی و سرفرازی کے باعث زمین کی پستی پر فخر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ”اے پستی میں اوندھی پڑی ہوئی زمین! ذرا دیکھ! عرش الہی! ملا کہ ’سورج‘ چاند اور ستاروں سے میرا خانہ آباد ہے! تجھ میں کچھ بھی نہیں! خانہ خراب! تو نعمتائے ربانی سے خالی پڑی ہوئی ہے! آسمان کا یہ فخر و ناز عرصہ دراز تک جاری رہا۔

جب اصل کائنات و فخر موجودات محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد سعید دنیا میں ہوئی تو زمین نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے ’مدتوں کے بعد سر اٹھا کر آسمان کو لکارا کہ ”اے بلندی و رفعت پر اترانے والے! اپنی چمک دمک پر ناز کرنے والے! ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ! آج میری پیٹھ پر وہ نبی آخر الزمان ’سید کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم‘ ہیں جس کی ضیاء سے تمہاری مفاخروں نے ’ضو‘ پائی ہے‘ اور جس کے وجود سے خدا کی خدائی میں رونق آئی ہے۔ اس ہستی رفع پستی کی بعثت اور دعوت شریعت میری پیٹھ پر ہے۔ لو! اگر

جرات ہو تو کچھ فرماؤ؟“

حیا و ندامت سے آسمان کی زبان گنگ ہو گئی اور اس عطائے

بے بہا سے محرومیت پر زار زار حسرت کے آنسو بہانے لگا۔

اللہ جل شانہ 'عزاسمہ کو' ناموس محمدی پر زمین کا ناز' اتنا بھایا

کہ جذبہ محبت رحمت جوش زن ہوا ارشاد فرمایا کہ ”اے زمین!

جب تم کو میرے محبوب ﷺ کے وجود، کرم و ناز و فخر

ہے، تو میں نے بھی تیری مٹی کو شرق سے عرب تک، میرے طاہرو

مطہر محبوب خوشتر کے صدقے میں اس کے اور اس کی امت کے

لیے آج سے لے کر پاک ہونے کی عزت کا تمغہ بخش دیا ہے۔

تمہاری ساری سطح کو، قابل سجدہ بنا دیا گیا۔ لہذا حضور

عز العرب و محبوب کاشف الكرب علیہ الصلوة والسلام فرماتے ہیں کہ

”جعلت لی الارض مسجدا و طهورا“ میرے مالک

نے میرے لیے تمام روئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے،

حالانکہ کسی نبی کی امت کے لیے کل زمین سجدہ گاہ نہ بن سکی۔

اس کے بعد رب الارباب نے آسمان کی حسرت و زاری پر رحم

کھاتے ہوئے فرمایا کہ ”اے فلک بلند! میں جس کو بلندی عطا کرتا

ہوں، اس کو بغیر جرم و خطا کے پستی نہیں دکھاتا۔ رونا بند کر! میرے

محبوب ﷺ ”مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغَى“ کی قدم

بوسی تمہیں شب معراج نصیب ہوگی۔ جب میرا پیارا 'سج دھج کر'
بن ٹھن کر میرے پاس آئے گا تو مسکراتے ہوئے لجا لجا کر ان کی
بہار دیکھ لینا۔

اگر اس کالی زمین کو محبوب صاحب اشرج و داع الحج علیہ
الصلوات والتسلیمات مایس لہما نہایت الدرج پر ناز کرنے کی وجہ
سے اللہ جل جلالہ نے محض فضل و کرم سے پاک و طاہر بنا دیا، تو
اقیان محمد و جان نثاران احمد ﷺ اگر صلوات الرسول
ﷺ کے تازہ بتازہ رنگ برنگ کے پھول پھول پھول پھول پھول پھول پھول
خوشنودی الہی یقین کریں تو ان کے نامہ اعمال کیوں پاک و طاہر اور
باہر و زاہر نہ بن جائیں۔

حضرت رسول خوشتر برتر از ماہ و اختر علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرماتے ہیں کہ میں حبیب اللہ ہوں، نعمت اللہ و ذکر اللہ ہوں، نور
اللہ و حق اللہ ہوں، رحمت اللہ و ہدیہ اللہ ہوں، سیف اللہ، شرف
اللہ اور نصح اللہ ہوں۔ روز محشر میرے ہاتھ ”لواء الحمد“ ہوگا جس
کے سایہ تلے آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہم السلام تک جملہ
انبیاء ہوں گے۔ میں سید الشافعیں ہوں۔ سب سے پہلے بروز بعثت
و نشور قبر سے میں سر اٹھاؤنگا۔

میں حاشرت طقب ہوں۔ میرے بعد بندگان خدا کا حشر ہو

گا۔ میں تمام اوابد آدم کا سردار ہوں۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے، رعب سے ساتھ مدد کی گئی ہے۔ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ رکھ دی گئی ہیں۔ میرا لقب ”ماحی“ ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا اور سطح زمین سے کفر و ضلالت کا خاتمہ کرنے والا، میری ذات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ میں ”بلقب عاقب“ لقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی و رسول بن کر نہیں آئے گا۔

ان عنایتہائے قدوسی سے زیادہ فخری بات دنیا و آخرت میں اور کیا ہو سکتی ہے!

اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے کلام حکیم میں فرمایا ہے:

”ورفعنا لک ذکرک“ پھر اس کلام ربانی کی تائید میں جبریل علیہ السلام کے ذریعہ مجھے خبر دی گئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے ”اذا ذکرک ذکرک معی“ یعنی ایمان کی کمالت تیرے ذکر پر منحصر ہے، جس نے تجھے یاد کیا اس نے مجھے یاد کیا۔ لہذا صرف ”لا الہ الا اللہ“ کے اقرار سے مومن نہیں بن سکتا، جب تک ”محمد رسول اللہ“ کا ايقان و اقرار نہ ہو۔ اذان میں اقامت میں، خطبہ میں نماز میں، تشہد میں، کلمہ طیبہ و شہادت میں، میرے ذکر کو ذکر الہی کے ساتھ شریک فرمایا۔ پھر خود باری تعالیٰ نے

بے دو جہاں تمہاریلے ^(۲) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو پسند و نصیحت کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے پیارے بیٹے! میری جبین سے منتقل ہو کر تمہاری پیشانی میں جو یہ نور چمک رہا ہے وہ نور محمدی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے جو نبیوں کا سرتاج ہے اور وہ نبی آخر الزمان صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے۔

بیٹا! جب جب کہ تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرے 'محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' کے نام سے اللہ تعالیٰ کے نام کو سجلیا کر، کیونکہ ذکر محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بغیر ذکر خدا میں رونق نہیں آتی۔ اسم "اللہ جل شانہ" اس وقت اپنے جمال کمال کا مظاہرہ فرماتا ہے جب اس کے ساتھ اس کے کمالات کا حقیقی مظہر اسم "محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" آجاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دریافت کیا کہ "اے والد بزرگ! آپ ہمیشہ بڑی ترغیبی انداز میں نبی آخر الزمان صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا وصف کرتے آئے ہیں ذرا اتنا تو بتلا دیجئے کہ آپ میں اور نبی آخر الزماں صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں کیا فرق ہے؟"

حضرت آدم علیہ السلام یہ سن کر خوف و حیرت سے فرمانے لگے کہ اے جان پدر! محمد عربی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ کبھی بھی میرا

مقابلہ ہرگز نہ کرنا ان کی بزرگی و شرف کا اندازہ اور ان کی امت کا موازنہ میرے ساتھ کرنے سے تجھے پتہ چل جائے گا۔ کہ ان کا مرتبہ میری قوت رسائی کی حد سے بعید ہے۔ بیٹا! غور سے سن اور یاد رکھ:

مجھ سے ایک بے خیالی میں بھول ہو گئی تھی تو بحکم الہی میرے کپڑے نکل گئے۔ میں بے ستر ہو گیا۔ جنت کے پتوں سے ستر چھپانے کی کوشش کی گئی تو پتے مجھ سے بھاگنے لگے اور پناہ مانگنے لگے۔

مگر امت محمدی علیہ الصلاۃ والسلام ہزار گناہ دانستہ کرے گی پھر بھی ان کا ستر نہیں کھلے گا۔ وہ بے ستری سے بچ جائیں گے۔ اور میں بچ نہ سکا۔

بیٹا! ایک خطا مجھ سے سرزد ہو گئی تھی۔ مجھے میرے گھر سے نکل دیا گیا۔ فرشتوں نے ملامتیں کیں۔

مگر امت محمدی گناہوں پر گناہ کرے گی۔ پر ان کو بے گھر نہیں کیا جائے گا۔ فرشتوں کو ملامت کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔

جان پدرا میرے ایک قصور پر دونوں جہان میں اللہ جل شانہ نے ڈھنڈھورا پیٹ دیا۔ میری بڑی رسوائی ہوئی ”وعصی ادم ربہ“ ”دیکھو آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کر لی“ میری تمام اولاد

کے سامنے میری رسوائی کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا۔

لیکن امتیاز رسول آخر الزمان ﷺ ہزار قصور کرے گی۔ اشتہار عصیاں بانٹا نہ جائے گا۔ مجھے رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا اور ان کو اللہ پاک نے رسوائی سے بچالیا۔

لخت جگر! ایک معمولی جرم پر مجھ سے میری اہلیہ کو جدا کر دیا۔ میں سرندپ لنکا (جگہ کا نام) میں اور تمھاری ماں جدہ میں ایک دوسرے سے جدا اور بے خبر رہے۔

مگر امت محمدی ﷺ بے شمار جرم کرے گی۔ ان کی بیویاں ان سے جدا نہ ہوں گی تمھاری والدہ کو فرقت کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں ان کی بیویوں کو مفارقت کے داغ سے ارحم الراحمین بچالے گا۔

نور نظر! مجھے ایک لغزش کی پاداش میں تین سو برس مارا مارا پھرایا اور زار زار رو لایا ہزار مغفرت طلبی پر بھی اس وقت تک توبہ قبول نہ ہوئی جب تک آقائے دو عالم محمد ﷺ کا وسیلہ نہ پکڑا میری کشتی نبوت و صفوت ڈوب جاتی اگر محمد علیہ الصلاۃ والسلام کا نام زبان پر نہ آتا۔

مگر امت محمدی ہزار ہا گناہ دیدہ و دانستہ کرنے کے بعد جب مغفرت کے لیے قبلہ مناجات کی سمت ہاتھ اٹھائے گی یا سجدہ میں گر

پڑے گی جوشِ رحمتِ خداوندی ان کو لمحہ بھر میں خلاصی عطا کرے
گی ان کی توبہ قبول ہونے کے لیے لمحہ بھر کی طلب و ندامت کافی ہو
گی۔ تین سو برس بعد مجھے نجات کی خبر ملی انہیں لحظہ بھر میں چھٹکارا
مل جائے گا۔

اے میرے باغِ زندگی کے پھول! ایک خطا پر، جس کا مجھے نہ
ارادہ تھا نہ احساس، اور جس کو میں نے گھر کے اندر کیا تھا اس کی سزا
میں مجھے گھر سے دور کر کے بیکیسی و بے بسی کی حالت میں، زار زار
دولار دولا کر مغفرت کی بشارت سنائی۔

لیکن امتِ محمدی ﷺ گھر سے دور، شہر سے باہر، دیس
بدیس گھوم گھوم کر ہزار ہا جرم اور نافرمانیاں کرے گی۔ پھر جب گھر
لوٹ کر استغفار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کا دریا بہا دے گا۔
انہیں گھر سے بے گھر نہ کیا جائے گا۔

اے ثمر حیات! ایک خطا پر اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو اپنے گھر
کی لذت و آرام سے محروم کر دیا۔ پردیس میں سخت کلفتوں کا سامنا
کر کے زندگی گزارنی پڑی۔

لیکن امتِ خیر الانام ﷺ سے ہزار خطائیں سرزد ہوں
گی پھر بھی گھر کی لذت و مسرت نہ چھینی جائے گی۔ صحرا و بیاباں کی
دشتِ نوردی، قبولیتِ توبہ و مغفرت کے لیے لازمی نہ ہوگی۔

جان پدر! کہاں تک بیان کروں پیغمبر آخر الزماں، باعث کون و مکان اور محبوب رب دو جہاں ﷺ کے مناقب کا بیان، میری زبان کی حد امکان سے دور و بعید ہے۔

بیٹا شیث! مختصر طور پر جان لو کہ تیرے والد کے بے جان ڈھانچہ میں اس وقت تک روح گھسنے نہ پائی جب تک میری جبیں پر نور خدا کا قدم نہ آیا۔ یعنی مجھے جان ملی تو صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کے دم قدم سے۔ کوئی ہم جنس اور ساتھی نہ ہونے کی وجہ سے تیرا والد جنت میں بھی اداں تھا۔ میری اداسی کو دور فرمانے والا، ہم نشین سے ہم آغوشی مرحمت فرمانے والا خالق رسول قرشی نبی آخر الزماں ﷺ تھے۔

مجرم قرار پا کر پردیس میں تین سو برس کی گریہ و زاری سے توبہ نہ ملی لیکن جب رسول عربی، مکی و مدنی ﷺ کا وسیلہ مانگ کر دربار ایزدی میں گڑ گڑایا تو فوراً قبولیت کی صدا آئی یعنی میری توبہ قبول ہونے کا سبب وسیلہ محمد علیہ الصلاة والسلام تھے۔

پس یاد رکھ! تیرے والد کی زندگی کا آغاز، ہم نشینی رفیقہ حیات، اور عذاب الہی سے نجات کا واحد ذریعہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ تھے۔ اے وارث نور! میری اس بات پر دھیان دے۔

اگر اپنی حیات کی ابتداء سے انتہا تک کامیابی و سرخروئی چاہتا ہے تو ذکر الہی کے ساتھ صلاۃ الرسول میں مشغول رہا کر۔ یہ ایک ایسی کنجی ہے جس سے دریائے رحمت الہی خود بخود وا ہو جاتے ہیں۔

اک میرا ہی رحمت پر دعا نہیں

امام نسائی رحمہ اللہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمت رسول اقدس ﷺ میں ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور درخواست کی کہ ”یا رسول اللہ ﷺ!“ میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دعا کیجئے“ محبوب کاشف الکرب، عز العرب علیہ الصلاة والسلام نے فرمایا کہ ”جاؤ وضو کر لو اور دو رکعت نماز ادا کرو“ اس کے بعد کہو ”اللحم للحم انی اسئک و اتوجه الیک یا نبی محمد نبی الرحمتہ یا محمد انی اتوجه بک الی ربک ان یکشف عن بصری اللحم شفعتنی“

وہ نابینا صحابی رضی اللہ عنہ حضور رحمت ہر عالم ﷺ کے فرمان کے مطابق عمل کر کے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمت بصارت سے فائز ہو چکا تھا۔

قول رسول ﷺ پاک کا ترجمہ: اے اللہ تیری رحمت والے نبی محمد ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا محمد ﷺ میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے آپ کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب ﷺ کی سفارش میرے حق

میں قبول فرما۔

نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبی ﷺ کی سفارش کا واسطہ پیش خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مل جاتی ہے تو پھر نبی ﷺ کے حضور حاضر ہو کر 'ورد و روود کیا جائے تو کیوں دولت بصیرت و خدا بنی عطا نہ ہو؟

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کو حضرت فخر موجودات سید السادات علیہ الصلوٰت والتعلیمات سے شدید محبت تھی، رسول ﷺ کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما، خدمت رسول علیہ الصلوٰة والسلام میں اس حالت میں نمودار ہوئے کہ ان کا رنگ و روپ بگڑا ہوا تھا، اور پریشانی کی علامتیں ان کے چہرے پر نمایاں تھیں۔ رسول امین ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ "اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اڑا اڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟" تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف، سوائے اس کے جب میں آپ ﷺ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبی

میں جب آپ ﷺ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہو گا اور مجھے اگر جنت نصیب بھی ہو تو آپ ﷺ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہو گا اور اگر جنت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپ ﷺ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہو گا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جا رہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا ہے۔

اسی وقت عاشق رسول ﷺ کی تسکین خاطر کے لیے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ اکرم الا کرمین نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا" یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہونے والے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہو گا۔ اور یہ برگزیدہ بہتیاں بہترین رفیق ہیں۔

اگر عاشق رسول ﷺ کی تسکین خاطر کے لیے رب ذوالجلال اپنے کلام حکیم میں ایسی رحمت و نعمت بھری آیت شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کر سکتا ہے کہ عشق رسول سے

معمور صلوة الرسول ﷺ کی قدر و منزلت بارگاہ ایزدی میں
کس حد تک ہے۔

جب رسول اعظم علیہ الصلوة والسلام کی اطاعت کو بعینہ
خدائے جل شانہ و عم نوالہ کی اطاعت ہونے کا اعلان خود باری
تعالیٰ نے کلام قدیم میں فرمایا ہے ایک اور جگہ فرمایا آپ
ﷺ (مسلمانوں سے) کہہ دیجئے اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو
تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ
بخش دے گا۔ تو پھر محبت رسول ﷺ دل میں پیدا کر کے
صلوات الرسول ﷺ کی شہادت ہاتھ میں لیے، بروز محشر
عرش الہی کے رو برو حاضر ہونے کی توفیق اگر خدا بخش دے تو وعدہ
الہی کے مطابق مقامات انبیاء شہداء اور صلحاء اس کا بسیرا ہونے کی
خوشخبری کلام رب العالمین سنانا ہے۔

اللَّهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذرود اسم اعظم

تم از کم ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھنے سے دین و دنیا کے ہر کام میں کامیابی حاصل ہوگی۔

النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ

شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیری (رنگون) اپنی کتاب *صلی علیٰ نبیہ* میں لفظ ”امی“ کی تشریح یوں بیان کرتے ہیں۔
اس مبارک لفظ ”امی“ کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کے لئے لغت عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔
”ام الدماغ - ام الراس“ - چمڑے کی وہ باریک تھیلی جس میں انسان کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔

”ام القریٰ“ بستیوں کی ماں یعنی مکہ مکرمہ
”ام القریٰ“ مہانداری کی ماں یعنی آگ کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں کی خاطر تواضع نہیں ہو سکتی۔

”الام“ - اصل اٹنی ہر چیز کا اصل - ہر شے کا جوہر۔
”الامیہ“ - ماں کی صفت۔ ماں کی مامت۔ عربی میں ”امتا“ کو ”امیہ“ اور ”امومہ“ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصل موجودات و جوہر کائنات ہیں۔ اس لئے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا

يجرى عليه ما يوذيه كان في حجر الازل رياه بلطفه و نور
شاهدته و اسراه مقدسافي و قايه كرمه عن المكر والقهر الاترى
كيف قال عليه الصلوة والسلام "اللهم واقية لواقية الوليد"
وصفه تقدر رسالة و لطف نبويه عن جميع علة الاكتساف
تلقف من فلق شرف الغنايه بكلمات الازلية بلا واسطة
الحدث لا يلتفت الى علم المكتسب من الحدثان استغراقه في
بحار علوم الرحمان-

قال ابن عطاء رضى الله عنه الامى هو الاعجمى هو
الاعجمى قال اعجميا عماد و ننا عن الابناء و بما نزل عليه من
كلامنا و حقايقنا- و قال الامى من لم يعلم من الدنيا شيئا
ولا من الاخرة الا ما علمه ربه حالة مع الله حالة واحدة و بى
الطهارة بالافتقار اليه والاستغنا عن سواه-

ترجمہ:- اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کی
تعریف امت یعنی ماں کی ماتا سے فرمایا ہے یعنی میرا محبوب
ﷺ عام نبیوں جیسا نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کی اصل اور جڑ
ہے۔ اگر ان کی ماتا نبیوں کے شامل حال نہیں ہوتی تو کوئی ہستی
شکل نہ پاتی چہ جائیکہ نبی بنتا۔ علاوہ بریں اگر ان کے طفیل سے
مخلوق یا انسان بننے کی نعمت حاصل بھی کر لیتے تو ہرگز نبی نہیں بن

سکتا جب تک ان کی امامت انہیں نبی کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لئے رضامند نہ ہوتی۔

ایک جامع حدیث حضور رحمت ہر عالم نور مجسم ﷺ کی آغاز تخلیق کے متعلق سماعت فرمائیے جو حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جس حدیث کو تمام علماء نے قبول کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرم ﷺ کی تخلیق کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت سرور کائنات ﷺ نے جواب میں فرمایا۔

”اے جابر! سب سے پہلے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو وہ تمہارے نبی ﷺ کا نور تھا۔ اس کے بعد اسی نور سے یعنی میرے نور ”نور محمدی“ سے ہر خیر اور اچھی چیز کو پیدا فرمایا“ اس کے بعد دوسری چیزوں کی تخلیق ہوئی جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اپنے مقابل مقام قرب میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا۔ پھر اس نور کو چار حصے میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصہ سے عرش کو پیدا کیا۔ دوسرے حصے سے کرسی کو پیدا کیا اور تیسرے حصے سے عرش کو اٹھانے والے اور کرسی کو سنبھالنے اور انتظام کرنے والے فرشتوں کو تخلیق فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت میں بارہ ہزار برس رکھا۔ پھر اس کو چار حصوں میں بانٹا۔ ایک حصہ سے قلم دوسرے حصہ سے لوح

تیسرے حصہ سے جنت کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقام خوف میں بارہ ہزار برس قائم رکھا۔ بعدہ اس کے بھی چار حصے فرمائے۔ ایک حصہ سے فرشتے، دوسرے سے سورج اور چاند اور تیسرے حصہ سے ستاروں کو پیدا فرمایا، پھر چوتھے حصہ کو مقام رجا (مقام امید) میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا۔ اس کے بعد اسی حصہ کو پھر چار حصوں میں تقسیم فرمایا۔ پہلے حصہ سے عقل کو دوسرے حصہ سے علم اور حلم کو، تیسرے حصہ سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرما کر چوتھے حصہ کو مقام حیا میں بارہ ہزار برس تربیت دی۔ اس کے بعد اس حصہ نور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتی نظر ڈالی تو میرا وہ نور جلال و جمال الہی سے پیچھے لگا اور قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔ اس میرے نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبیوں اور رسالوں کی روحوں کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد نبیوں کی روحوں سے سانس لینے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سانسوں سے ولیوں، خوش قسمتوں، شہیدوں اور قیامت تک ہونے والی فرماں بردار مومنوں کی روحوں کے نوروں کو پیدا فرمایا۔

تو اے جابر! سمجھ لے کہ عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں۔ ملائکہ و کرومیں اور روحانین میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں۔ جنت اور جو کچھ نعمتیں جنت میں

ہیں 'سب میرے نور سے ہیں۔ عقل ، علم ، حلم ، عصمت اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ تمام رسولوں اور نبیوں کی روحیں میرے نور سے ہیں۔ شہداء ، سعداء اور صالحین کی روحیں میرے نور سے ہیں ' نہیں نہیں۔ بلکہ میرے نور کے نتیجے اور پھل سے ہیں۔ (کیونکہ ان کی روحوں کو نبیوں کی سانسوں سے پیدا فرمایا گیا ہے)

میرے اس نور سے پسینہ ٹپکنے کے بعد 'اور ہر قطرہ سے نبی و رسول کی تخلیق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارہ نورانی پردے قائم فرمائے۔ اور میرے نور کو ہر پردہ میں ایک ایک ہزار برس تاویب و تربیت کے لئے حاضر رکھا۔ یہ تمام پردوں کو "مقامات عبوریت" کہا جاتا ہے۔

ان بارہ پردوں کا نام درج کرتا ہوں۔

☆ حجاب کرامت ☆ حجاب سعادت ☆ حجاب ہیئت ☆ حجاب رحمت ☆ حجاب رافت ☆ حجاب علم ☆ حجاب حلم ☆ حجاب وقار ☆ حجاب سکینہ (اطمینان) ☆ حجاب صبر ☆ حجاب صدق ☆ حجاب تقیین

میرا وہ نور ہر ہر پردے میں ہزار برس اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لایا جب میرا وہ نور ان تمام حجابوں سے کامیابی و برگزیدگی کا تمغہ لے کر نکلا۔ اللہ جل شانہ نے آدم علیہ السلام کی مٹی میں مجھے سوار کر

دیا۔ میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جگہ بخشی۔ اس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کرا دیا گیا۔ پھر اسی طرح پیشانی بہ پیشانی نقل ہوتے ہوئے عبد اللہ بن عبد المطلب کی پیشانی سے میری ماں 'میرا ٹھکانہ آمنہ کے رحم میں بنایا۔ پھر مجھے دنیا میں سید المرسلین 'خاتم النبیین اور رحمتہ للعالمین بنا کر ظاہر فرمایا۔ اے جابر! اسی شکل و صورت میں تیرے نبی کی آغاز تخلیق ہوئی ہے۔

حضور سرور دو عالم ﷺ نے حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کو "امی" کے لفظ سے یاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا ٹھکانہ دنیا میں جلوہ گر ہونے کے لئے حضرت آمنہ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔ ورنہ حضرت آمنہ کا اصل و جڑ بھی تو "محمد عربی ﷺ" ہے۔

لفظ "امی" کا معنی "ٹھکانا" پناہ کی جگہ اور جائے قرار" بھی ہو گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی صفت امی اس لئے ہے کہ وہ سب کی پناہ گاہ ہیں۔ خدا کی پوری خلقت اس کی حمایت اور دامن پناہ میں سانس لیتی ہے۔

حضور رسول مقبول محمد مصطفیٰ ﷺ اصل کائنات ہیں کیونکہ حضرت نبی مکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظ

”کن“ صادر ہونے سے پہلے ہی بحر وصال یعنی ”طن کے سمندر“ میں تھے یعنی اللہ پاک سے جدا نہ تھے اور قربت و نزدیکی کے جھولے میں جھولتے رہے اور شراب نبوة اور رسالت کا دودھ پیتے رہے۔ اور ایسی محفوظ جگہ بلکہ لامکان میں تھے۔ جس طرح پیارا، لاڈلا بچہ ماں کی گود میں رہتا ہے۔ جہاں کسی قسم کی تکلیف و اذیت محسوس نہیں ہو سکتی وہ ازل کی گود میں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے خاص لطف سے پرورش فرمائی اور مشاہدہ الہی میں صبح و شام ازل بسر ہوئی۔ اور اللہ پاک کے فضل و کرم کی حفاظت میں مقدس بن کر ہر مکرو فریب، قہر و غضب سے محفوظ و معصوم بن گیا۔

اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں فرماتے تھے۔

۔۔۔۔۔ اے اللہ! مجھے ایسی حفاظت فرما جس طرح ماں بچے کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کی برگزیدگی کی تعریف فرمائی اور ان کی نبوت کو ہر قسم کے دھندلا پن اور کدورت سے پاک و لطیف بیان فرمایا۔ اور اپنی عنایتوں کے بالا خانہ کے روشن دان سے ازلی کلمات برسائے، کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر اور اپنے محبوب ﷺ کو اللہ پاک کی پیدا کردہ مخلوق کے حاصل کردہ علم کی طرف نہیں جھکایا، بلکہ ان کو رحمانی علوم کے سمندروں میں غوطہ لگوا کر علم الاولین و آخرین کا

حامل بنا دیا۔

حضرت ابن عطاء فرماتے ہیں کہ امی کے معنی نجی یعنی بے زبان ہیں کیونکہ ان کا محبوب ﷺ اس کے سوا سب سے بیگانہ ہے۔ صرف اسی سے آشنا ہے اور جو کلام ان پر نازل فرمایا یقینی طور پر اسی کا عالم ہے یعنی صرف ذات الہی سے آشنائی رکھنے والا ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس لیے امی فرمایا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر سوائے ان چیزوں کے جس کی خود اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے۔ اس لیے سرور دو عالم ﷺ فرماتے تھے کہ "ادبسی ربی فاحسن نادیبی" مجھے اللہ پاک نے ادب و سلیقہ سکھایا ہے اور بہت بہترین طور پر سکھایا ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی حالت اللہ تعالیٰ کے ساتھ بالکل ایک طرح کی ہے یعنی وہ دوسرے کی طرف محتاج ہونے سے پاک ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی کے محتاج ہیں اور خدائے پاک کے سوا جملہ مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کل سے بے نیاز ہے۔ اسی طرح محبوب خدا کے سوا کل سے بے نیاز ہیں۔ بے نیاز خدا کے محبوب

صرف اللہ پاک اور اس کے محبوب ﷺ کے لئے ہے باقی
سب ”عدم اور فنا“ کے دائرہ میں ہیں۔

عزیزان گرامی! بڑا مشکل اور نازک مقام ہے، مجھ میں اتنی
استطاعت کہاں؟ کہ نبی امی ﷺ کی کماحقہ اوصاف بیان کر
سکوں؟ پھر بھی حتی المقدور حب نبی ﷺ کا دامن تھامے چند
سطرس پیش کر دی ہیں۔ آخر میں حضرت حافظ شیرازی رحمہ اللہ
تعالیٰ کا یہ قطعہ ہی میرے عجز و انکساری کا بیان ہے۔

یا صاحب الجبال یا سید البشر

اے پیکرِ حسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند

من جہک المنیر نور لہم

آپ ہی کے نور افشاں چہرے درخشاں (نورا) ہے (پوری انسانیت بھی

لا ینلین لہ شئنا بکما کان حقہ

ایک زبان ہو کر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن ہی نہیں!

بعدا ز خدا بزرگ توئی قضا مختصر

اس (بے پناہ) داستان کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ پر تریب

إِسْمُ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَالْأَهْلَ وَأَصْحَابَكَ وَسَلَّمَ

بعض اسماءِ انبىٰ صلّی اللہ علیہ وسلم بطور تبرک

سَيِّدُ أَحِبِّ النَّاسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالْأَهْلَ وَأَصْحَابَهُ وَسَلَّمَ

ہماری سردار تمام لوگوں سے پیارے و دود و سلام بھیجے اللہ آپ کی آل اور اصحاب کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صحیح مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۷۱۔ صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۹)

حضرت ثیب بن عثمان بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے نزدیک حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر مبغوض کوئی انسان نہ تھا اور کیسے نہ ہوتا کہ ہمارے گھرانے کے آٹھ آدمی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے (جنگ بدر) میں قتل کیے تھے جن میں سے ہر ایک آدمی جھنڈا اٹھائے ہوئے تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کروایا تو

میں آپ ﷺ کو شہید کرنے کی امید سے ناامید ہو گیا اور میں
 نے اپنے جی میں کہا کہ تمام عرب تو آپ ﷺ کے دین میں
 داخل ہو گیا ہے میں آپ ﷺ سے کب بدلہ لوں گا۔ پھر
 جب حنین میں قبیلہ ہوازن جمع ہو گیا تو میں نے اس کی طرف قصد
 کیا تاکہ میں آپ ﷺ کو دھوکہ سے شہید کر دوں۔ پھر جب
 لوگ آپ ﷺ کے پاس سے بھاگ گئے اور آپ
 ﷺ چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں جے رہے تو میں آپ
 ﷺ کے پیچھے آیا پھر میں نے تلوار اٹھائی حتیٰ کہ قریب تھا
 کہ میں آپ ﷺ کو گھیر لوں۔ میرے دل پر غشی طاری ہو
 گئی اور میرے لیے آگ کے شعلے بلند ہوئے پھر میں اس پر قادر نہ
 ہو سکا میں نے سمجھ لیا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے تائید حاصل ہے آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے
 اور فرمایا اے شیہ! ذرا نزدیک تو ہو اور جہاد کر اور آپ ﷺ
 نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو اس وقت آپ ﷺ تمام
 لوگوں سے مجھے محبوب ہو گئے اور میں آگے بڑھا میں نے آپ
 ﷺ کے سامنے جہاد کیا اس وقت اگر میرا باپ بھی سامنے
 آتا تو میں آپ ﷺ کی تائید کے لئے اسے بھی قتل کر دیتا۔
 پھر جب جنگ ختم ہو گئی تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ وہ چیز جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے فرمایا وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تو نے اپنے نفس کے لئے ارادہ کیا اور پھر آپ ﷺ نے وہ تمام سکیمیں جو میں نے اپنے دل میں بنائی تھیں سب بیان فرمادیں۔ میں نے کہا کہ ان سازشوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہو سکتا تو میں (علانیہ) مسلمان ہو گیا۔

(اعلان النبوة ص ۱۰۵ / ۱۰۴)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک محفل میں تشریف فرماتھے۔ اچانک آپ ﷺ کے پاس بنی سلیم سے ایک دیہاتی آیا جس نے گوہ (جانور کا نام) کا شکار کیا تھا اور اس کو اپنی آستین میں چھپا رکھا تھا تاکہ اسے اپنے گھر جا کر بھون کھائے، جب اس نے جماعت کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہیں جن کو نبی کہا جاتا ہے۔ وہ صفیں چیرتا ہوا آیا اور بولا مجھے لات و عزیٰ کی قسم! آسمان کی چھت کے نیچے کوئی میرے نزدیک مبعوض تجھ سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہی تجھ سے بڑھ کر میں کسی سے ناراض ہوں اور اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میری قوم میرا نام جلد باز رکھ دے گی تو میں تجھ کو قتل کر دیتا۔ اور میں آپ ﷺ کے

قتل پر کالے اور گورے اور سفید وغیرہ لوگوں کو خوش کرتا۔ حضرت عمرؓ نے حضور اقدس ﷺ سے اسے قتل کر دینے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے فرمایا عمر! کیا تو نہیں جانتا کہ بردبار قریب ہے کہ نبی ہوتا۔ پھر آپ ﷺ رسالتی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تجھ کو کس چیز نے اس پر آمادہ کیا اور تو نے حق کے علاوہ ایسی باتیں کیں اور تو نے میری مجلس میں میری عزت کیوں نہیں کی۔ اس نے کہا کہ ابھی تو میرے ساتھ ایسی باتیں کرتا ہے، مقصد اس کا آپ ﷺ کی گستاخی تھا۔ مجھے لات و عزی کی قسم! میں تجھ پر ایمان نہ لاؤں گا حتیٰ کہ یہ گوہ (جانور کا نام) ایمان لائے اور اس گوہ کو اپنی آستین سے نکال کر حضور اقدس ﷺ کے آگے پھینک دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے گوہ! تو اس پر وہ گوہ فصیح عربی زبان میں بولی جس کو تمام لوگوں نے سنا۔ حاضر ہوں اور تیار ہوں اے محشر کے میدان کی زینت! آپ ﷺ نے فرمایا اے گوہ تو کس کی بندگی کرتی ہے۔ گوہ بولی جس کا عرش آسمان پر ہے، جس کی بادشاہی زمین میں ہے، جس کے راستے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت بشتوں میں ہے، جس کا عذاب دوزخ میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ گوہ بولی رب العالمین کے پیغمبر اور نبیوں کے ختم کرنے والے

میں 'جس نے آپ ﷺ کو مانا کامیاب ہو گیا اور جس نے آپ ﷺ کی تکذیب کی وہ ہارا گیا۔ دہماتی بولا اللہ کی قسم! میں ایک قدم آگے نہ چلوں گا۔ اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو زمین کی پیٹھ پر آپ سے بڑھ کر مبغوض تر میرے نزدیک کوئی نہ تھا اور آج آپ ﷺ میرے نزدیک میرے ماں باپ اور میری آنکھوں اور میرے وجود سے محبوب تر ہیں اور اللہ کی قسم میں آپ ﷺ سے اندر اور باہر سے محبت کرتا ہوں اور ظاہر و باطن میں محبت کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سب تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے تجھے میرے ذریعے ہدایت عطا کی۔ یہ دین بلند ہو گا، مغلوب نہ ہو گا اور دین بغیر نماز کے قبول نہیں ہے اور نماز بغیر قرآن کے مقبول نہیں ہے۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۶، ص ۱۵۰/۱۴۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَآنزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"الترتيب والترتيب" میں۔ ہر کہ

اس درود پاک کو پڑھنے والا حضور سرور کائنات علیہ السلام و اسلوٰۃ کی شفاعت پائے گا

تعالیٰ سے 'وہ حضرت حسن بصریؒ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو فرمایا یہ اللہ کے دوست اللہ کے پسندیدہ ہیں۔ جو سارے جہاں سے اللہ کو زیادہ پیارے ہیں جنہوں نے اللہ کی پکار کو لبیک کہا اور لوگوں کو بھی اس کی طرف دعوت دی۔ (شرح المواہب اللدنیہ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۰)

سَيِّدُ الْاَجَلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار تمام جہاں میں منفرد و درود و سلام بھیجے اللہ پر آپ کی آل اور صحابہ

حضرت حلیمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ الاعداء وہ ہے جس کے مشابہ کوئی دوسرا نہ ہو اور نہ ہی اس کی مثل کوئی دوسرا ہو۔

(کتاب الاسماء والصفات ص ۲۳)

بعض اسماء ذات الہی کے ساتھ مختص ہیں اور بعض کے ساتھ مخلوق بھی شامل ہے مثلاً ہم اللہ تعالیٰ کو قدیم مانتے ہیں لیکن قرآن کریم کی سورہ "یسین" میں چاند کی آخری تاریخ کو "کالعرجون القدیم" یعنی پرانی لکڑی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا تھا۔ "تا اللہ انک لفی ضلائک القدیم" اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے حق میں "بالمومنین روف رحیم" فرمایا ہے اور رحیم کی صفت اللہ کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں پائی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ ان

معنوں میں ”الاحد“ یا ”رؤف“ حیم“ نہیں ہیں جن میں ذات باری تعالیٰ متصف ہے معنی یہ ہو گا کہ آپ مخلوق خدا میں بے نظیر اور عدیم المثال ہیں۔ آپ ﷺ کائنات میں وہ در یتیم ہیں کہ آپ ﷺ کا عدیل نہیں۔

الاحد وہ ہے جو کمالات کی صفت سے مخلوق میں جدا ہو یا حق کے قریب ہو اور وہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

(بل الہدیٰ ج ۱ ص ۵۲۱)

سَيِّدُ أَحْمَرَ النَّاسِ بِالْعِيَالِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالصَّحَابَةُ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار اپنے اہل و عیال کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والے درود و سلام بھیجنا آپ کی آل و عیال پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال سے پیار کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابانیم رضی اللہ عنہ نواح مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور آپ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور (انا کے) گھر بھی تشریف لے جاتے۔ وہاں دھواں ہوتا کیونکہ ان کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ بچہ کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے۔ وہ حالت رضاعت ہی میں انتقال کر گیا۔ اب اسے دودا یہ ملی ہیں جو جنت میں مدت رضاعت تک اسے دودھ پلائیں گی۔

(اصحیح مسلم ج ۲۔ ص ۲۵۴)

حضرت عروہ بن زینر سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس ﷺ اپنے گھر میں کچھ کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں حضور اقدس ﷺ اپنا پاپوش مبارک خود گانٹھ لیا کرتے تھے اور اپنا کپڑا خود سی لیا کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۴۴)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے جو کھیل رہے ہوتے تو آپ ﷺ ان کو السلام علیکم فرماتے۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۴۶)

سَنِيْدُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سفید رنگ والے دُرد و سلام بھیجے اللہ آپ کی آل و اصحاب کے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ ﷺ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے اور میں نے دیباچ اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی مبارک تھی، اور مشک و عنبر میں وہ خوشبو نہیں جو حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر میں تھی۔ (الصحیح المسلم ج ۲ ص ۲۵۷)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلی چیز جو میں نے حضور اقدس رضی اللہ عنہ میں دیکھی وہ یہ تھی کہ میں اپنے چچا کیساتھ مکہ مکرمہ آیا، انہوں نے مجھے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا پتہ بتایا، ہم وہاں پہنچے تو وہ چاہ زمزم کے پاس بیٹھے تھے، کہ اچانک ایک شخص باب صفا سے نمودار ہوا جس کا رنگ سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی۔ ان کے بال پھچدار تھے جو کانوں کی لوتک تھے، باریک اور اونچا ناک، چمکدار دانت، سیاہ آنکھیں، گھنی داڑھی، سینے پر بالوں کی لمبی کیر تھی۔ ہتھیلیاں بھاری اور پاؤں بھی بھاری بھر کم تھے۔ آپ ﷺ پر دو سفید کپڑے تھے گویا کہ آپ ﷺ چودھویں رات کے چاند ہیں۔

(رواه الحافظ ابی نعیم الاصبھانی۔ تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۱۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے چاندنی رات میں دیکھا تو میں آپ ﷺ کو اور چاند کو دیکھنے لگا۔ میری نظر میں آپ ﷺ چاند سے زیادہ حسین تھے۔

(سنن الدارمی الجزء الاول ص ۳۳ شماره ۵۸)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”آپ ﷺ سے خوبصورت کبھی آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ ﷺ سا جمیل کسی عورت نے نہیں جتا آپ ﷺ تو ہر عیب سے مبرا پیدا ہوئے ہیں۔ گویا کہ جس طرح آپ ﷺ نے چاہا ویسے ہی پیدا ہوئے۔“ (المشکر ص ۳۳۹)

سَيِّدُ أَهْلِ الدُّنْيَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار لوگوں میں سب سے زیادہ زہد والے رسول سلام بھیجے اللہ آپ کی آل و اصحاب کے حضور اقدس ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ تارک الدنیا تھے کبھی آپ ﷺ کے لیے دسترخوان نہ بچھایا گیا جس پر کھانا لگایا گیا ہو اور کبھی آپ ﷺ نے گندم کی روٹی سیر ہو کر متواتر تین دن تک نہ کھائی اور آپ ﷺ تو اپنے پیٹ مبارک پر پتھر باندھا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا

تمام لباس اون کا ہوتا تھا اور آپ ﷺ کا بستر بکری کی کھال اور آپ ﷺ کا تکیہ چمڑے کا تھا، آپ ﷺ پر ایک ماہ، کبھی دو بلکہ تین ماہ بھی ایسے آتے کہ آپ ﷺ کے گھر چولہے کے نیچے آگ نہ جلائی جاتی حتیٰ کہ چراغ بھی نہ روشن کیا جاتا اور آپ ﷺ کا ایسی حالت میں وصال ہوا کہ آپ ﷺ کی زرع رہن رکھی گئی تھی اور آپ ﷺ نے اپنے پیچھے نہ سونا چھوڑا اور نہ چاندی۔

(دلائل النبوة لابی نعیم الاسنہانی ج ۳ - ص ۲۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہ کرتے تھے۔ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۹)

سَيِّدُ اسْمِكَ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سوار تمام لوگوں سے اشرف رسول اللہ ﷺ آپ کی آل و اصحاب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں خاندان کے لحاظ سے تمام لوگوں سے اشرف ہوں اور فخر نہیں، اور عزت کے لحاظ سے تمام لوگوں سے عزت والا ہوں اور فخر نہیں، اے لوگو جو ہمارے پاس آئے گا، ہم اس کے پاس جائیں گے اور جو ہماری عزت کرے گا ہم اس کی عزت کریں گے اور جو ہم سے مکاتبت کروائے گا ہم اس سے

مکاتبت کریں گے اور جو ہماری میتوں کیساتھ چلے گا ہم اس کی
میتوں کے ساتھ جائیں گے، جو ہمارا حق ادا کرے گا ہم اس کا حق
ادا کریں گے اے لوگو! لوگوں کے پاس ان کے احسان کے لحاظ سے
بیٹھو اور لوگوں سے ملو جلو ان کی دین داری کے لحاظ سے اور لوگوں
کی عزت کرو ان کے مرتبہ کے لحاظ سے اور لوگوں کی مدارت کرو
دانائی کے لحاظ سے۔

(کنز العمال علی ہامش احمد ج ۴ ص ۶ / ۳۰۵)

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ حضور
اقدس ﷺ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا
کہ میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کیا ہے لیکن
حضرت محمد ﷺ سے کسی انسان کو افضل نہ پایا اور میں نے
زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کیا لیکن بنو ہاشم جیسا خاندان
نہ پایا۔ (رواہ السیحقی فی دلائل النبوة تاریخ ابن کثیر ج ۲- ص ۲۵۷)

سَيِّدُ الْأَشْتَبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار چمکتے ہوئے داستانوں والے درود سلام بھیجئے اللہ آپ کی آل اور اصحاب
حضرت ابن عباس رضی عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس
ﷺ کے دندان مبارک کشا رہ تھے، جب آپ ﷺ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے دانتوں سے نور کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیتے تھے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے ماموں (بن ابی طالب) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ چمکدار دانتوں والے تھے۔
(تاریخ ابن کثیر ج ۶ - ص ۱۷)

سَيِّدُ الرَّطْحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار بطحا کے رہنے والے درود سلام بھیجنا آپ کی آل اور صحابہ پر مکہ مکرمہ کی اٹھ کی طرف نسبت ہے اور بطحا اس وادی کا نام ہے جہاں سے پانی گزرے۔ عرفات اور منی کا بارش والا پانی چونکہ شہر مکہ سے گزرتا ہے لہذا اس کو وادی بطحا کہا جاتا ہے۔ یہ نام اس بنا پر رکھا گیا ہے کہ آپ ﷺ اس قریش خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو وادی بطحا میں رہتے تھے، حرم سے باہر نہ تھے اور آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کو سید الانح اور سید الابانٹ کہا جاتا ہے حضرت حسان رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی مدح میں فرماتے ہیں:

آپ معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں دادا کی طرف بزرگ ابطنی سردار ہیں۔

(بات نامکمل ہے)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، فتح مکہ کے زمانے میں حضور اقدس ﷺ نے وادی بطنی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ کعبہ جا کر جو بت وہاں ہیں ان کو ختم کر دے اور حضور اقدس ﷺ خانہ کعبہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک تمام بت مسمار نہ کر دیے گئے

(التبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ - ص ۲۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ حج سے فارغ ہونے کے بعد جب مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے وادی بطنی میں رات گزاری تاکہ آپ ﷺ کو نکلنے میں سہولت ہو۔

(صحیح بخاری ج - ص ۲۳۷)

سَيِّدُ الْأَجَلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار بہت بڑے بزرگ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر کمال اور بھلائی
حضرت ابن شماس مہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور ان کے انتقال کا وقت قریب تھا آپ رضی اللہ عنہما بہت دیر تک روتے رہے اور دیوار کی طرف منہ پھیر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہما کا بیٹا حاضر تھا اس نے کہا اے ابا جان! آپ کیوں رو رہے

ہیں؟ کیا آپ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ (پھر آپ ایسے کیوں غمگین ہوتے ہیں) تب انہوں نے اپنا چہرہ ہماری جانب متوجہ کیا اور فرمایا ہمارے لیے بہترین توشہ تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ میں تین ادوار سے گزرا ہوں۔ ایک دور تو وہ تھا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی سے بغض نہ تھا اور کوئی چیز میری نظر میں اتنی محبوب نہ تھی جتنی یہ بات عیاذ باللہ کہ حضور اکرم ﷺ پر مجھے قدرت حاصل ہو جائے اور میں آپ ﷺ کو شہید کر ڈالوں اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقینی طور پر روزِ خبی ہوتا۔ پھر (دوسرا دور تھا کہ) جب اللہ عزوجل نے اسلام کا خیال میرے دل میں پیدا کیا اور میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ ﷺ اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا عمرو، کیا بات ہے؟ میں نے جواب دیا کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کیا شرط ہے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام تمام سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پہلے

حضور اقدس ﷺ کی سواری کو ان گھائیوں میں سے ایک گھائی میں لے جا رہا تھا، اچانک آپ ﷺ نے فرمایا اے عقبہ تو سوار کیوں نہیں ہوتا؟ عقبہ بیٹھ کر بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو بہت عظیم تصور کیا کہ میں آپ ﷺ کی سواری پر سوار ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عقبہ! تو سوار کیوں نہیں ہوتا؟ عقبہ بیٹھ کر بیان کیا کہ اب میں ڈرا کہ کہیں یہ نافرمانی نہ ہو جائے۔ اور میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہو گیا پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور فرمایا عقبہ! کیا میں تجھے سورتوں میں دو بہترین سورتیں نہ سکھا دوں جن کو لوگوں نے پڑھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! حضرت عقبہ بیٹھ کر کہتے ہیں پھر مجھے آپ ﷺ نے قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس پڑھائیں۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ - ص ۱۴۴)

سَيِّدُ الْأَجْوَدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سب سے سخی درود سلام بھیجنا آپ کی آل اور صحابہ پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ سخی

تر ہو جاتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات کو ملا کرتے اور آپ ﷺ ان کے سامنے قرآن کریم پڑھتے۔ پس جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری الجلد الاول ص ۲۵۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے جب مانگا جاتا تو آپ ﷺ کبھی ”نہ“ کا لفظ زبان مبارک پر نہ لاتے۔

(رواہ البخاری تاریخ ابن کثیر ج ۶ - ص ۴۲)

سَيِّدُ الْأَجِيرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار پناہ دینے والے وورد سلام بھیجے اللہ آپ کی آل اور اصحاب کی حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے آزاد شدہ غلام ہیں، سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا نے اسے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال میری طرف قبیلہ بنو مخزوم کے دو آدمی بھاگ کر آگئے اور میں نے ان دونوں کو پناہ دے دی۔ ان کا بیان ہے کہ میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ میں ان دونوں کو قتل کر دوں

گا۔ جب میں (ام ہانی) نے سنا تو میں حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ مکہ کے اوپر والی جانب قیام فرما تھے۔ جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو مرحبا فرمایا اور فرمایا تو کس لیے آئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی (ﷺ) میں نے اپنے سرال کے دو آدمیوں کو پناہ دی ہے جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہما نے مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی! جس کو تو نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے اٹھ کر غسل فرمایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو پردہ کیا، پھر آپ ﷺ نے ایک کپڑے میں لپٹ کر چاشت کی اٹھ رکعت نماز ادا کی۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۳ ص ۳۰۰)

سَيِّدُ الْاَلْفِيَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار کے زیادہ پرہیزگار و دود و سلا بھیجے اللہ آپ کی آل و اصحاب کے حضرت عطاء بن یسار ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عطاء کو بتایا کہ اس نے زمانہ رسالت ماب ﷺ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا، پھر اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اس کی بابت حضور اکرم ﷺ سے پوچھے۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول بھی یہ کرتے ہیں۔ اس عورت نے اپنے خاوند کو

بتایا تو اس انصاری نے کہا کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے بعض چیزوں کی رخصت دی گئی ہے، تو دوبارہ جا کر دریافت کر۔ وہ پھر حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا خاوند کہتا ہے کہ اللہ کے رسول کے لئے بعض چیزوں کی رخصت دی گئی ہے۔ پھر حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ اور میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو جاننے والا ہوں۔ (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۴۳۴)

ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تقویٰ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کبھی تو کانٹوں والی زمین پر چلا ہے؟ اس نے کہا ہاں! فرمایا تو کیسے چلتا ہے؟ اس نے کہا کہ جب کانٹا دکھتا ہوں تو اس سے الگ ہو جاتا ہوں یا میں اس پر سے چھلانگ لگا کر گزر جاتا ہوں یا میں اس سے ورے پاؤں رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا یہی تقویٰ ہے۔

(رواہ ابن ابی الدنیائی کتاب التقوی۔ سبل الہدی ص ۵۱۸)
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اس (تقویٰ) کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ تقویٰ رب جلیل سے خوف کھانے کا نام ہے اور وحی الہی پر عمل کرنا اور تھوڑے پر قناعت کرنا اور موت کے دن کے لئے تیاری ہے۔ (سبل الہدی ج ۱ ص ۵۱۹)

شَيْدُ أَرْحَى النَّاسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سب سے زیادہ تیر انداز درود و سلام بھیجنا آپ کی آل اور صحابہ پر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس

ﷺ جیسا خاندانی اور سخی اور بہادر اور تیر انداز نہیں دیکھا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا۔

آپ ﷺ منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: "و

اعلوا لہم ما استطعتم من قوۃ" خبردار! قوت سے مراد رُحیٰ

(پھینکتا) ہے قوت سے مراد نشانہ باندھنا ہے

(صحیح مسلم ج ۲ - ص ۱۳۳)

حضرت عبدالرحمن بن شماسہ صحیح بخاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت

تیسرا انھی بیچوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت تیسرا انھی بیچوں نے حضرت

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان دونوں نشانوں میں آجاتے ہیں

بوزھے ضعیف ہو کر آپ پر مشکل ہوتا ہو گا۔ حضرت عقبہ بن عامر

بیچوں نے کہا اگر میں نے حضور اقدس ﷺ سے ایک بات نہ

سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حضرت عمارت رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ

کہتے ہیں کہ میں نے ابن شماسہ بیچوں سے کہا وہ کیا بات تھی؟ انہوں

نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی تیرا مارنا سیکھے پھر اسے چھوڑ دے، وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔

(اصحیح مسلم ج ۲۔ ص ۱۳۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ عنقریب تمہارے ہاتھوں پر کئی ملک فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کفایت فرمائے گا لہذا کوئی تم میں سے اپنے تیر کا کھیل یعنی نشانہ کی مشق نہ چھوڑے۔ (اصحیح مسلم ج ۲ ص ۱۳۳)

سَنَائِدُ اِنْجِلِجْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار سعید رنگ ولے رُودِ سَلَامِ بِحَمْدِ اللهِ بِحَمْدِ اَنْجِلِجْ اَلْاَلِ وَاصْحَابِجْ

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ایک انسان کو دیکھا جس کے چہرہ انور پر رونق تھی، سپید، حسن کے پیکر تھے۔

(المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۹)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو حضور اقدس رضی اللہ عنہ کی صفت میں انجیل الوجہ کا لفظ آیا ہے اس کا معنی ہے چمکدار چہرہ۔

(صراح ج ۱ ص ۱۳۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
 اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ
 وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
 اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(ترجمہ) اے اللہ پاک رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور
 ان کی آل اولاد پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم
 علیہ السلام پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمد ﷺ اور آل
 محمد ﷺ پر جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل
 فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں۔ بے شک تو ہر قسم کی تعریف کا مستحق
 اور بزرگ و بالاتر ہے۔

(فضائل) یہ صلاۃ ابراہیمی ہے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے
 اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک
 ہے کہ جس نے اس درود کا ورد کیا بروز قیامت میں اس کے ایمان
 کی گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
 وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ
 عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي
 الْعُلَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

القول البدیع
 (صفت ۲۳)

(ترجمہ) اے پروردگار رحمت نازل فرما، محمد ﷺ پر جو
 تیرے عبد و رسول ہیں اور نبی امی ﷺ ہیں۔ اور ان کی آل
 پر، ازواج پر، ان کی ذریت پر، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام و
 آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور برکت نازل
 فرمائی امی محمد ﷺ پر اور ان کی آل و ازواج اور ان کی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ
 فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ
 وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ (القول البديع ص ۳۲)

(ترجمہ) اے مالک دو جہاں تمام روحوں میں روح محمد
 ﷺ پر --- رحمت کاملہ بھیج، اور تمام جسموں میں
 سب سے زیادہ جسم محمد ﷺ پر اور تمام قبروں میں ---
 قبر محمد ﷺ پر بھیج۔

(فضائل) امام الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرمان
 رسول عالی مقام ﷺ ہے کہ اس درود سے میری رویت
 نصیب ہوگی۔ یہ درود میری شفاعت کا باعث، حوض کوثر سے سیرابی
 کی وجہ اور پڑھنے والے کے جسم کو دوزخ پر حرام کرنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَ
 فِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. (الحزب الاعظم
 ص ۱۱۱)

(ترجمہ) اے پروردگار جل شانہ! محمد ﷺ اور آل محمد
 ﷺ زمانہ اول و آخر اور عالم ملکوت میں، روز محشر تک
 رحمت نازل فرما۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ
 رِضًا وَ لِحَقِيرِ آدَاءٍ وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ
 وَالْمَقَامَ الَّذِي وَعَدْتَهُ - (العزب الاعظم ص ۳)

(ترجمہ) اے باری تعالیٰ محمد ﷺ اور آل محمد
 ﷺ پر ایسا خاص درود بھیج جو تیری خوشنودی و رضا مندی
 کے مطابق ہو اور ان کے حق کو پورا پورا ادا کرنے والا ہو اور ان کو
 مقام وسیلہ اور وہ مقام محمود عطا ہو جن کا وعدہ تو نے ان سے کیا
 ہے۔

(فضائل) امام عبد الوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
 کہ حضور رحمت ہر عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جس
 نے اس درود کی کثرت کی اس کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہو گئی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(القول البديع صفحہ ۵۹)

(ترجمہ) اے رب العالمین! اپنے عبد و رسول محمد ﷺ پر درود بھیج اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔

امام عبد الوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود شریف کی کثرت کرے۔ یہ اس کے لیے بے شمار ثواب اور پاکیزگی اعمال کا سبب بنے گا۔ اور باعث کشارگی رزق و آخری ٹھکانہ بہشت بریں ہو گا۔

”صَلِّ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ“

(ترجمہ) محمد رسول اللہ ﷺ پر اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔

امام عبد الوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستر ہزار

رحمت الہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظور نظر بنا دیتا ہے

حافظ سخاوی حضرت قیسہ ابی الیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت خضر الیاس علیہما السلام کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ ان دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں "اسمویل" نام کے ایک نبی تھے اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلے۔ کافر انہیں آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ "وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادو گرنی سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے۔ چلو ہم سب ساحل سمندر میں گھائی بنا کر اس کی ٹاک میں لگے رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے" اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحل سمندر میں چھپے رہے جب اسمویل علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے ایک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا اسمویل علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو زرخے میں آگئے ہیں! اسمویل علیہ السلام نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ "صلی اللہ علی محمد ﷺ" لگاتے جاؤ۔ پس صلاة رسول ﷺ پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنان خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

كَلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكَلَّمَا غَفَلَ عَنِ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ

النقول البدیع مست

(ترجمہ) اے اللہ جل شانہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر
رحمت کاملہ نازل فرمائیے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے
رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے
جائیں۔

(فضائل) یہ حضرت سیدنا امام شافعی دہجہ کا خاص درود ہے
حضرت عبداللہ بن اہکم دہجہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام
شافعی دہجہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ پاک نے آپ کے
ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے؟" تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
جواب دیا کہ اللہ پاک نے "مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر
دیا۔ دولہا کے لیے جس طرح کاکرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت
میں سجایا گیا اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو پنچھا اور کیا گیا جس طرح
دولہا و دلہن پر ثمار کیا جاتا ہے۔" میں نے پھر پوچھا "اس عالی مرتبہ
پر آپ کیسے پہنچے؟" تو ایک نہیں آواز نے جواب دیا کہ "اس کی
"کتاب الرسالت" میں درود مذکورہ رقم کرنے کی وجہ سے"

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا
مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَمُضِي لَنَا بِهَا جَمِيعِ
الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ
تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ
الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمُهَمَّاتِ
وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكَلاتِ اغْنِنِي
اغْنِنِي يَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(ترجمہ) یا اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد

ﷺ پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی آل
پر ایسا درود شریف جو ہمیں تمام ہولناکیوں اور آفات سے نجات عطا
فرمائے اور اس کے ذریعے تو ہماری تمام حاجتیں پوری فرمادے۔ اور
اس کے ذریعے تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک فرمادے۔ اور اس
کے ذریعے تو ہمیں انتہائی بلند مقاصد تک پہنچادے جو ہر قسم کی
بھلائیوں سے متعلق ہوں، زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔
بے شک تو دعاؤں کو مقبول فرمانے والا اور درجات کو بلند کرنے والا
ہے۔ اور اے حاجتوں کو پورا کرنے والے اور سخت مشکلات میں

المقدس، شام، کتب المکرمت، اور مدینہ منورہ میں اس درود شریف کی شرت پھیل گئی۔

اور صلاة "مصباح النظام" کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا۔

علامہ شیخ عبدالمعطلی السملووی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہیں کہ سرور کائنات محمد ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ "اے جبرئیل! عمر بیچو کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم کی صورت حاصل کر لیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عمر بیچو کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے وصف عمر بیچو کے بیان و تحریر سے عاجز رہیں گے۔ پھر حضرت باعث موجودات سید السوات علیہ السلاوات والتسلیمات نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ابو بکر بیچو کی حسنات کی کچھ تعریف کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ابو بکر بیچو کی ایک نیکی عمر بیچو کے کل حسنات کا مجموعہ ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حمزہ بیچو اور جعفر بیچو کو اللہ تعالیٰ نے آج رات اس حالت میں دکھایا ہے کہ ان کے سامنے خرے کا

طبق 'جوہروں کے مانند چمکدار' حاضر ہیں اور دونوں مزے سے کھا رہے ہیں۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم نے افضل الاعمال و الاقوال کوئی شے کو پایا؟ تو دونوں نے جواب دیا کہ "لا الہ الا اللہ" کو افضل پایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ اس کے بعد کوئی چیز کو افضل پایا؟ تو جواب دیا "یا رسول اللہ ﷺ آپ پر درود کو"۔

چونکہ رسول اکرم ﷺ نے زبان وحی سے فرمایا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ دنیا میں میرے وزیر ہیں اور روز قیامت میرے دائیں اور بائیں عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ چلیں گے۔ تو جس طرح اللہ پاک کے دربار کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اسی طرح بارگاہ نبوی ﷺ کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی ذات ہیں۔ چونکہ اس درود شریف میں صحت نبی ﷺ کے ہمراہ ذکر وزیران فخر المرسلین ﷺ بھی ہے لہذا یہ درود شریف مقام حد ادب حاصل کر کے در قبولیت تک پہنچنے کا زیادہ حقدار کہا گیا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآدَمَ وَنُوحٍ
وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمَا
بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ
أَجْمَعِينَ.

(ترجمہ) اے اللہ صلاۃ و سلام و برکتیں نازل فرما ہمارے

سردار محمد ﷺ پر اور حضرت آدم علیہ السلام و نوح علیہ
السلام و ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام اور
ان کے درمیان جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں صلاۃ سلامتی جاری
رہے سب کے سب پر۔

(فضائل) حضرت ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ
تعالیٰ فرمایا کہ جو اس درود پاک کا تین بار ورد کرتا ہے وہ دلائل الخیرات
شریف اول سے آخر تک پڑھنے کا ثواب حاصل کر لیتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً

دَائِمَةً بِدَاوَامِ مُلْكِ اللَّهِ.

(ترجمہ) اے خالق دو جہاں درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اتنی تعداد میں جو تیرے پاک علم میں ہے ہمیشہ ایسا درود جو تیری دائمی حکومت کے ساتھ جاری و قائم رہے۔

(نضائل) سید احمد الصاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کا ہم پلہ ہے چونکہ یہ درود فلاح دارین ہے جو اس درود مبارک کو ہر جمعہ ہزار بار پڑھے گا دنیا کے خوش قسمتوں میں سے ہو گا اور آخرت میں اس کا نام سعیدوں اور برگزیدہ بستیوں کی صف میں مرقوم ہو گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ مِثْلَ
كَمَالِ اللَّهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهِ.

(ترجمہ) اے اللہ صلاۃ و سلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اس قدر جس قدر اللہ کا کمال ہے اور جیسے کمال کے وہ لائق ہے۔

(فضائل) حضرت شیخ احمد الصاوی فرماتے ہیں کہ یہ درود طریقت والوں کے مشہور درودوں میں سے ہے کہ جس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جائے تو بے بہا اجر و ثواب ہے۔ علامہ احمد المقری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ درود و سلام چودہ ہزار درودوں کے ثواب کا ہم وزن و ہم پلہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
الْحَبِيبِ عَنِ الْقُدْرِ عَظِيمِ
الْجَاهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ.

(ترجمہ) اے اللہ! صلاۃ و سلام و برکتیں نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں۔ جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بلند مرتبت والے تیرے محبوب ہیں اور جن کی برگزیدگی عظیم و نیشال ہے اور ان کے آل و اصحاب پر صلاۃ و سلامتی مرحمت فرما۔ (فضائل) ”صلوات الدرور“ کی شرع میں علامہ محمد الامیر التفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو اس درود پاک کا ورد کرے گا خواہ

ایک بار ہی کیوں نہ کرے اس کو قبریں کھتے وقت آنحضور
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بذات خود شرکت فرمائیں گے اور بوقت وفات اس کی
 روح پر روح محمدی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جلوہ نکلن ہوگی۔ اور یہ دعا اور
 استغفار کے لیے جامع درود ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِهِ صَلَّى صَلَاةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ
 وَهُوَ لَهَا أَهْلٌ

(ترجمہ) اے اللہ ہمارے آقا محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر اور ان آل پر
 درود بھیج ایسا بے نظیر درود جو تیرے شایان شان ہو اور جس کے
 لائق حضور ہیں۔

(فضائل) ”القول البديع“ میں حضرت ابی الطاہر احمد نخندی
 رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درود کی کثرت کرنے کی
 بدولت بارگاہ نبوی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے قبول الرسول کا خطاب پایا
 حضرت حافظ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود کی
 کثرت نے وہ عظیم فائدہ پہنچایا کہ جس کے بیان سے میری زبان
 عاجز ہے از روہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اس
 درود مبارک کے ہر در کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ترجمہ) اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے خاص بندے اور خاص نبی اور خاص رسول ﷺ ہیں اور ایسا درود برکت اور پاکیزگی میں سب سے بڑھ کر ہو جس طرح تم نے ہمیں ان پر صلاۃ و سلام کا حکم فرمایا ہے۔

(فضائل) حضرت محبوب سبحانی، غوث صمدانی، قطب ربانی، شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی ”صلاۃ کبریٰ“ میں سے یہ تین صلوات منتخب کیے ہیں جو پڑھنے میں مختصر اور سہل ہیں۔ عاشقان سرور کائنات ﷺ کے لیے بے پناہ انوار، اسرار، فضائل و مرتبت کے حامل ہیں۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَنْتَ

أَهْلُهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَفْعَلُ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ

فَإِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

(ترجمہ) اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو اس کا حقدار ہے اور درود بے غایت اور سلام بے نہایت آقا محمد ﷺ پر ہو اس حیثیت کا درود جس کا اہل صرف تو ہی ہے اور

(ترجمہ) رحمتوں کے تودے (ڈھیر انبار) ہماری طرف سے
ہمارے آقا محمد ﷺ کو اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر
وہ اس کے مستحق و اہل ہیں۔

(فضائل) حضرت حافظ بن السلاح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں۔ کہ حضور رحمت ہر عالم ﷺ کا ارشاد عالی شان ہے کہ
جو شخص اس درود کو ایک بار ورد کرتا ہے۔ تو ثواب لکھنے والے ستر
فرشتے سو دن تک اس درود کا ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور
لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

اللَّهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ
لَأَرْيَبُ فِيهِ أَجْمَعِي بِهِ وَعَلَيْهِ
وَفِيهِ -

(ترجمہ) اے اللہ! اے تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے والے اس
دن جس دن میں شک کی گنجائش نہیں (یعنی قیامت کا دن) مجھے
ملاقات نصیب فرما محمد ﷺ کے ساتھ ان کے قدم پر اور ان
کے دل میں۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

وَأَذِنُ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمَنْهَلٍ وَمُنْسَجٍ
وَالْأُولِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلِ التَّقَى وَالتَّقَى وَالْحِلْوِ وَالْكَرَمِ

(ترجمہ) اے میرے مالک ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب ﷺ پر درود و سلام بھیج جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔

اور یا اللہ تو اپنے پاس سے اپنے خاص درودوں کے بادلوں کو اجازت دے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ حضور ﷺ پر برستے رہا کریں۔ اور حضور پاک ﷺ کی آل و اصحاب کرام اور تابعین عظام پر کہ وہ سب کے سب اہل تقویٰ و طہارت اور اصحاب علم و کرم ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) یا اللہ درود برکت اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں اور ان کی آل پر

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ وَبَعْدَ
 كُلِّ عِلَّةٍ وَشِفَاءٍ

(ترجمہ) اے اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا حضرت

محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی
 آل پر ہر بیماری پر اور اس کی دعا کی تعداد کے مطابق ہر علت اور
 اس کی شفا کے برابر۔

(فضائل) کسی علاقے میں کوئی وبا یا آفت آجائے سیلاب یا
 کسی اور اجتماعی مصیبت کا عمل دخل ہو تو مندرجہ بالا درود پاک کا
 ورد علاقے بھر کو محفوظ کر دے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ وَدَوَائِهَا
 وَعَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُورِ
 الْأَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلَى آلِهِ
 وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

تاج کی جو عبارت معروف ہے اس میں وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ 6 وَ
 سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ ہے ان کے خیال میں کہیں نقل
 کرنے میں ایسا ہو گیا ہے۔ کیونکہ سدرۃ المنتہی سرکار عبد قرار
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مقام نہیں ہے۔ اس لیے درود تاج کو یوں پڑھنا
 چاہیے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 صَاحِبِ التَّجِّ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ
 دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ
 وَالْأَلَمِ اِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَّرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ
 مَنقُوشٌ فِي اللّٰوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ
 وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مُعْطَرٌ مُطَهَّرٌ
 مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحَى
 بَدْرِ الدُّجَى صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ
 الْوَرَى مُصْبِحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيمِ
 شَفِيعِ الْأَسْمِ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ
 وَاللّٰهُ عَاصِمُهُ وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ
 مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَقَنُوتٌ سِدْرَةُ
 الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَذَى مَطْلُوبُهُ

وَالسَّطُوبُ مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ
 سَيِّدِ السُّرَسَلِيِّنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيْعِ
 الْمُذْنِبِيْنَ اَنْبِيَسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ
 رَاحَةَ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ
 الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ
 مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْفُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
 نَبِيِّ الْحَرَمِيْنَ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدِنَا فِي
 الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ
 الْمَشْرِقِيْنَ وَالْمَغْرِبِيْنَ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ
 ابْنِ عَبْدِ اللهِ نُورٍ مِّنْ نُورِ اللهِ يَا اَيُّهَا
 الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَ
 اِلَيْهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا

(ترجمہ) یا اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلوات اللہ علیہ وسلم پر جو تاج والے ہیں، معراج والے ہیں، براق والے ہیں، علم والے ہیں، بلا، وبا، قحط، مرض اور غم دور کرنے والے ہیں۔ ان کا نام لکھا ہوا اور بلند کیا ہوا ہے، لوح و قلم میں مشفوع، منقوش ہے۔ عرب و عجم کے سردار ہیں، ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس

معطر، مطہر اور منور ہے۔ آپ ﷺ چاشت کے آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے ہیں۔ چودھویں کے ماہ منیر بلندی کے صدر اور ہدایت کے نور ہیں مخلوق کو پناہ دینے والے اندھیروں کے چراغ ہیں۔ اچھی عادات والے اور تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم ہیں۔ اللہ کریم جل شانہ ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم ہے۔ براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر ہے۔ سدرۃ المنتہی سے بلند تر ان کا مقام ہے۔ قاب قوسین (قرب الہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود ہے۔ تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے اور غربا سے انس رکھنے والے ہیں۔ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ عاشقوں کی راحت ہیں۔ مشتاقوں کی مراد ہیں، عارفوں کے آفتاب ہیں۔ اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ ہیں، مقربین کے لیے شمع فروزاں ہیں، فقیروں، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے ہیں۔ ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی ہیں۔ دونوں قبلوں کے امام اور دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ قاب قوسین والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے

والی ابو القاسم حضرت محمد بن عبد اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور کے نور ہیں۔ اے ان کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! ان پر، ان کی آل پر، ان کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے)

اللَّهُ رَبُّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ عِبَادُ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) اللہ پروردگار ہے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا

درود بھیجے ان پر اور سلام! ہم غلام ہیں اپنے آقا و مولا حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ درود بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر اور سلام۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ
عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَعَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ
وَعَلَى آلِكَ وَاصْحَابِكَ وَسَلَّمَ

زیادت میں تمہیں اور تمہاری آل اور صحابہ کی نسبت سے جو تمہیں اور تمہاری آل اور صحابہ پر درود بھیجے گا

صَلَاةُ النَّسَبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَظِيمِ الْإِبَاءِ
 مِنْ سَيِّدِنَا آدَمَ إِلَى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ

اے میرے اللہ! درود و سلام بھیج اور برکت نازل فرما ہمارے آقا و
 سولی حضرت محمد پر جو کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت سیدنا عبداللہ تک
 عظیم آبار و اجداد و آلے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ
 عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ حَكِيمِ بْنِ
 مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلَىٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ
إِلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَوْلَادِهِ سَيِّدِنَا
الْقَاسِمِ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللَّهِ وَسَيِّدِنَا
إِبْرَاهِيمَ ۝

اے میرے اللہ! درود و سلام اور برکت فرما ہمارے آقا و مولے
حضرت محمد پر اور آپ کی آل، اصحاب، ازواج اور اولاد سیدنا قاسم، سیدنا عبد اللہ اور
سیدنا ابراہیم پر۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ إِلِهِ وَ
أَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَبَنَاتِهِ سَيِّدَتِنَا
السَّيِّدَةِ زَيْنَبَ وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةَ
رُقِيَّةَ وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةَ أُمَّ الزُّهْمِ
وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةَ قَاطِمَةَ الزَّرَّاءِ أُمَّ

مَوْلَانَا الْإِمَامِ الْحَسَنِ وَمَوْلَانَا الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةَ زَيْنَبَ .

اے میرے اللہ! درود و سلام اور برکت فرما ہمارے آقا و مولیٰ حضرت
محمد پر اور آپ کی آل، اصحاب، ازواج اور صاحبزادیوں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ
آقم کلثوم اور ہمارے مولا امام حسن، امام حسین اور سیدہ زینب کی والدہ سیدہ فاطمہ الزہراء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَ
أَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَعَلَى
عَمِّيهِ خَيْرِ النَّاسِ سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَ
سَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَل رَسُولِ
اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَبَرَكَاتُهُ إِنَّمَا
يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا .

اے میرے اللہ! درود و سلام اور برکت فرما ہمارے آقا و مولیٰ حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوات اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم صلوات اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

محمد اور آپ کی آل، اصحاب، ازواج، اولاد اور آپ کے دونوں چچا سب لوگوں سے بہتر حضرت سیدنا حمزہ اور سیدنا عباس پر۔

آپ پر سلام ہوا سے آل رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں جڑا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے بہتر نجاست کو دور رکھے اے اہل بیت اور تمہیں خوب خوب پاک فرمائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے میرے اللہ! درود بھیج جا رہے آقا حضرت محمد اور ہمارے آقا حضرت محمد کی آل پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم اور آپ کی آل پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم اور آپ کی آل پر جہانوں میں برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

قِصَّةُ الْمَحْمُودِ مَلِكِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

مُحَمَّدٌ أَشْرَفُ الْأَعْرَابِ وَالْعَجَمِ

محمد ﷺ عربیوں عجمیوں سے افضل ہیں

مُحَمَّدٌ خَيْرٌ مِنْ يَتِيمِيٍّ عَلَى قَدَمِ

محمد ﷺ قدموں پر چلنے والوں میں سب سے بہتر ہیں

مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوفِ جَامِعُهُ

محمد ﷺ وسیع جامع سخاوت والے ہیں

مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْإِحْسَانِ وَالْكَرَمِ

محمد ﷺ احسان و کرم والے ہیں

مُحَمَّدٌ تَاجُ رَسْلِ اللَّهِ قَاطِبَةٌ

محمد ﷺ اللہ کے تمام رسولوں کے تاج ہیں

مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْأَقْوَالِ وَالْكَلِمِ

محمد ﷺ سب اقوال اور کلمات میں سچے ہیں

مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِيثَاقِ حَافِظُهُ

محمد ﷺ میثاق پر ثابت قدم اور اس کے محافظ ہیں

مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الْأَخْلَاقِ وَالشَّيْمِ

محمد ﷺ پاکیزہ اخلاق و عادات والے ہیں

مُحَمَّدٌ رُوِيَ بِالنُّورِ طِينَتُهُ

محمد ﷺ جن کی طینت کو نور سے سیراب کیا گیا

مُحَمَّدٌ لَعِيزٌ لَنْ نُورٍ أَمِنْ الْقِدَامِ

محمد ﷺ جو ازل سے نور رہے ہیں

مَحَمَّدٌ ذِكْرُهُ رُوحٌ لِأَنْفُسِنَا

محمد ﷺ کا ذکر ہماری جانوں کی راحت ہے

مُحَمَّدٌ شُكْرُهُ فَرَضٌ عَلَى الْأُمَمِ

محمد ﷺ کا شکر تمام امتوں پر فرض

مَحَمَّدٌ زِينَةُ الدُّنْيَا وَبَهْجَتُهَا

محمد ﷺ دنیا کی زینت اور تازگی ہیں

مَحَمَّدٌ كَاثِفُ الْغُمَاتِ وَالظُّلَمِ

محمد ﷺ پرے اور تاریکیاں ہٹانے والے ہیں

مَحَمَّدٌ سَيِّدُ طَابَتْ مَنَاقِبُهُ

محمد ﷺ جہاں کیلئے تبسم فرمائے اسکی عزت افزائی فرمائیں

مَحَمَّدٌ صَاغَةُ الرَّحْمَنِ بِالتَّعَمُّرِ

محمد ﷺ کو رحمان نے نعمتوں کے ساتھ نوازا

وَمَحَمَّدٌ يَوْمَ بَعَثَ النَّاسِ شَافِعًا

لوگوں کے اٹھا جانے کے دن محمد ﷺ ہماری شفا فرمے گا

وَمَحَمَّدٌ نُورُهُ الْهَادِي هَسْنَ الظُّلُمِ

محمد ﷺ کا نور ہمیں تاریکیوں سے ہدایت دینے والا ہے۔

وَمَحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلَّهِ ذُوهِمِ

محمد ﷺ اللہ کیلئے قائم ہمتوں والے ہیں

وَمَحَمَّدٌ خَاتَمُ الرُّسُلِ كُلِّهِمْ

محمد ﷺ تمام رسولوں کے خاتم ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ سَبَّحَ

فِي كَفِّهِ الطَّعَامُ

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما ان پر کہ تسبیح کی ان کی

ہتھیلی میں طعام نے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ بَكَى إِلَيْهِ
الْجِدْعُ وَحَنَّ لِفِرَاقِهِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما ان پر کہ رویا ان کی طرف

ستون حنناہ اور نالے کیے ان کی جدائی میں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ سَبَّحَتْ

فِي كَفِّهِ الْحَصَاةُ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما ان پر کہ تسبیح کی ان کی

ہتھیلی میں شکرپزوں نے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ تَشَفَّعَ

إِلَيْهِ الظَّبِّيُّ بِأَفْصَحِ كَلَامٍ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما ان پر کہ شفاعت طلب کی

ان سے ہرنی نے بہت فصیح بولی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ كَلَّمَهُ

الضَّبُّ فِي مَجْلِسِهِ مَعَ أَصْحَابِهِ

الْأَعْلَامِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما ان پر کہ باتیں کیں ان
 سے گوہ نے جہاں آپ بیٹھے تھے ساتھ اپنے یاران بزرگ
 کے
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّافِعِ
الْمُشَفَّعِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما شفاعت کرنے والے پر
 جن کی شفاعت قبول ہے قیامت کے دن

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ
الضَّرَاعَةِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما تیرے حضور عجز و زاری
 کرنے والے پر۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ
الشفَاعَةِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما صاحب شفاعت پر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ
الْوَسِيلَةِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما صاحب وسیلہ پر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ

الْفَضِيلَةِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما صاحب بزرگی پر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ

الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما صاحب مرتبہ بلند پر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى صَاحِبِ

النَّعْلَيْنِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما والے پر نعین پر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُخْتَرِقِ السَّبْعِ

الطَّبَاقِ ○

(ترجمہ) الہی رحمت نازل فرما ساتوں آسمانوں کو پھاڑ کر

گزرنے والے پر

سلام رضا

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
 جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
 اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
 جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
 اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
 اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
 دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
 کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
 کھائی قرآن نے خاک گدز کی قسم
 اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ہم محترم المقام الحاج شیخ محمد یونس صاحب صدر انجمن
 تاجران رحمان گلیاں اور ان کے رفقاء کے بے حد
 مشکور و ممنون ہیں جنہوں نے الحاج محمد مقبول احمد
 قادری ضیائی بانی رضا اکیڈمی لاہور کی فرمائش پر اپنی
 سالانہ محفل عید میلاد النبی جو 11 ستمبر 2004ء بروز
 ہفتہ الحہ ابال نمبر 1 مال روڈ لاہور میں منعقد ہوئی کے
 بابرکت موقع پر یہ تحفہ کتاب (کروروں درود) چھپوا
 کر مفت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور جملہ
 اراکین انجمن عاشقان تاجدار مدینہ نشتر روڈ رحمان
 گلیاں کو بصد ادب احترام بدیہ تبریک و تحسین پیش
 کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ رب کریم بجاہ سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان حضرات کو دارین کی
 برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

منجانب

اراکین رضا اکیڈمی لاہور



Marfat.com



اُن کے مولا کے اُن پر کروں دُود
اُن کے اہل بیت سے لاکھوں سلام



رضا کے بیٹے لاکھوں